www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

9 STORIES FOR CHILDREN

امیر حمزہ اور شہنشاہ افراسیاب

اور 9 مزیدار کہانیاں

تحریر:
منصور احمد بٹ

الاسد پبلی کیشنز
6۔پہلی منزل، فضل الٰہی مارکیٹ، چوک اُردو بازار، لاہور۔
5۔لوئر مال، مکہ سنٹر، اُردو بازار، لاہور۔
فون: 042-37224472، موبائل: 0331-4062934
E.mail : alasad-publications1@hotmail.com

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں
ناشر..........الاسد پبلی کیشنز
تعداد..........ایک ہزار
مطبع..........علی اعجاز پرنٹرز لاہور
قیمت..........30 روپے

جسمانی اور روحانی مسائل کے حل پر مبنی 24 بہترین کتب

سورۃ المدثر سے مشکلات کا حل	60 روپے	اسماء الحسنیٰ سے مشکلات کا حل	60 روپے
سورۃ الجمعہ سے مشکلات کا حل	60 روپے	سورۃ المزمل سے مشکلات کا حل	60 روپے
دعائے گنج العرش سے مشکلات کا حل	60 روپے	سورۃ الکوثر سے مشکلات کا حل	60 روپے
آیت الکرسی سے مشکلات کا حل	60 روپے	نام کے عدد سے مشکلات کا حل	60 روپے
دعائے جمیلہ سے مشکلات کا حل	60 روپے	سورۃ الواقعہ سے مشکلات کا حل	60 روپے
قرآن پاک سے مشکلات کا حل	60 روپے	بسم اللہ الرحمٰن سے مشکلات کا حل	60 روپے
حسبنا اللہ سے مشکلات کا حل	60 روپے	سورۃ الرحمٰن سے مشکلات کا حل	60 روپے
آیت کریمہ سے مشکلات کا حل	60 روپے	کلمہ طیبہ سے مشکلات کا حل	60 روپے
چہار قل سے مشکلات کا حل	60 روپے	نماز مسنونہ سے مشکلات کا حل	60 روپے
اسم اعظم سے مشکلات کا حل	60 روپے	سورۃ التکاثر سے مشکلات کا حل	60 روپے
اسمائے نبویؐ سے مشکلات کا حل	60 روپے	نادعلی سے مشکلات کا حل	60 روپے
سورۃ یٰس سے مشکلات کا حل	60 روپے	سورۃ فاتحہ سے مشکلات کا حل	60 روپے

الاسد پبلی کیشنز

6۔پہلی منزل، فضل الٰہی مارکیٹ، چوک اردو بازار، لاہور
مکہ سنٹر، 5 لوئر مال، اردو بازار لاہور۔
فون:042-37224472، موبائل:0331-4062934
E.mail:alasad-publications1@hotmail.com

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

حسن ترتیب

* امیر حمزہ اور شہنشاہ افراسیاب	7
* پہلا معرکہ	16
* طلسم روپوش کی تباہی	27
* سولان جادو کی موت	37
* افراسیاب کی موت	44
* امیر حمزہ اور آدم خور درخت	52
* امیر حمزہ اور سیاہ گلاب	62
* امیر حمزہ اور شاہ جنات	77
* امیر حمزہ اور کانا دیو	92

طارق بُک سنٹر
تمام اسلا[illegible]کس اور رسالے دستیاب ہیں
کارنر ہسپتال [illegible] Z.A. سٹور گول چوک اوکاڑا

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

امیر حمزہ اور شہنشاہ افراسیاب

امیر حمزہ اور عمرو دونوں گہرے دوست تھے۔
امیر حمزہ کی ساری زندگی طلسم ہوشربا کو فتح کرتے ہوئے گزری تھی، اس وقت بھی امیر حمزہ اپنے گھوڑے پر سوار طلسم ہوشربا کی طرف بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ ان کا گھوڑا تیز رفتاری سے دوڑتا جا رہا تھا۔ اب طلسم ہوشربا کی سرحد زیادہ دور نہیں تھی۔
شہنشاہ افراسیاب ایک ظالم بادشاہ تھا۔ وہ مسلمانوں کا سخت دشمن تھا۔ وہ مسلمانوں پر ظلم کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتا تھا۔ اس بار تو اس نے حد ہی کر دی تھی، اس بار اس کے جادوگروں نے مسلمانوں کی ایک بستی پر حملہ کر کے مسلمانوں کو قید کر کے لے گئے تھے۔
جب امیر حمزہ کو اس کا پتہ چلا تو وہ ان مظلوم مسلمانوں کی مدد کرنے کے لیے طلسم ہوشربا کی طرف روانہ ہو گئے، ان کا گھوڑا سرپٹ بھاگا چلا جا رہا تھا، طلسم ہوشربا کے قریب پہنچ کر انہوں نے گھوڑا روکا، طلسم ہوشربا کی سرحد پر محافظوں نے انہیں روک لیا، اور ان پر حملہ کر

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دیا۔

امیر حمزہ نے فوراً نیام سے تلوار نکالی، اور محافظوں پر حملہ کر دیا، محافظوں نے انہیں چاروں طرف سے گھیر لیا تھا، اور وہ تلواروں سے ان پر تابڑ توڑ حملے کر رہے تھے۔ امیر حمزہ تلوار کے دھنی تھے، انہوں نے دیکھتے ہی دیکھتے ان محافظوں کو گاجر مولی کی طرح کاٹ کر رکھ دیا۔

اب امیر حمزہ نے اپنا گھوڑا آگے بڑھایا، اور طلسم ہوشربا میں داخل ہو گئے، طلسم ہوشربا کے باشندوں نے جب امیر حمزہ کو دیکھا تو وہ خوف زدہ ہو کر بھاگ کھڑے ہوئے، ان میں سے چند جادوگر شہنشاہ افراسیاب کے محل کی طرف بھاگ کھڑے ہوئے۔

امیر حمزہ اپنے گھوڑے پر سوار آگے بڑھتے جا رہے تھے، اچانک ایک جلتا ہوا تیر ان کے گھوڑے کے قدموں کے قریب آ کر گرا، گھوڑا بدک کر اچھلا، امیر حمزہ نے بڑی مشکل سے گھوڑے کو قابو کیا، پھر انہوں نے گھوڑے کا رخ موڑا، اور اسے آہستہ آہستہ آگے بڑھانے لگے۔

جب وہ شہنشاہ افراسیاب کے محل کے قریب پہنچے تو محل کے محافظوں نے چاروں طرف سے انہیں گھیر لیا، وہ بڑی خوفناک شکلوں والے جادوگر تھے، ان کے کندھوں پر بڑے بڑے تھیلے جھول رہے تھے۔ پھر ایک جادوگر نے اپنے تھیلے سے ایک انار نکالا، اور اس پر سحر پھونک کر امیر حمزہ کی طرف اچھال دیا۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

امیر حمزہ نے فوراً اسم اعظم پڑھ کر اس انار کی طرف پھونکا، انار ہوا میں ایک زور دار دھماکے سے پھٹا، اور اس کے شعلے چاروں طرف بکھر گئے، جادوگر بوکھلا کر پیچھے ہٹے۔

امیر حمزہ نے گھوڑے کو آگے بڑھایا، پھر انہوں نے نیام سے تلوار نکالی اور ان محافظ جادوگروں پر حملہ کر دیا، جادوگروں نے بھی اپنے اپنے تھیلے کھولے، اور اپنا جادو کا سامان نکال کر ان پر سحر پھونک کر امیر حمزہ کی طرف پھینکنے لگے۔ اب امیر حمزہ نے اپنے جھولے میں سے مٹی کا ایک پتلا نکالا اس پر اسم اعظم پڑھ کر پھونکا، اور وہ پتلا ان جادوگروں کی طرف اچھال دیا۔

جادوگھر بوکھلا کر پیچھے ہٹے، وہ پتلا ہوا میں بڑا ہونے لگا، اس نے زمین پر پاؤں رکھے، پتلے کے منہ سے شعلے نکلنے لگے، محافظ جادوگر بوکھلا کر پیچھے ہٹ رہے تھے، اب ان کی ساری توجہ اس پتلے کی طرف تھی، پتلے کے منہ سے شعلے نکل کر محافظ جادوگروں کی طرف بڑھ رہے تھے۔

دیکھتے ہی دیکھتے کئی جادوگر اس آگ کی لپیٹ میں آ گئے، اور جھلس کر رہ گئے، امیر حمزہ نے اپنا گھوڑا آگے کی طرف آگے بڑھایا اور محل کے عین قریب پہنچ گئے، محل کے دروازے پر موجود محافظ گھبراہٹ میں مبتلا ہو گئے، ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیا کرے۔

وہ محافظ جادوگروں کا حشر اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے تھے، وہ مفت

www.iqbalkalmati.blogspot.com

میں اپنی جان نہیں گنوانا چاہتے تھے ان میں امیر حمزہ کا مقابلہ کرنے کی سکت نہ تھی، وہ خوف سے تھر تھر کانپ رہے تھے۔

امیر حمزہ نے گرج دار آواز میں کہا:

"جاؤ اور اپنے شہنشاہ سے کہو امیر حمزہ ملنا چاہتے ہیں۔"

محافظ یہ سن کر تیزی سے پلٹے اور محل کے اندر غائب ہو گئے، جب وہ واپس آئے تو ان کے سر جھکے ہوئے تھے، چہرے خوف سے زرد ہو رہے تھے، انہوں نے ہاتھ باندھ کر کہا:

"شہنشاہ آپ سے ملنا نہیں چاہتے، وہ کہتے ہیں کہ یہاں سے واپس چلے جاؤ۔"

امیر حمزہ نے یہ سنا تو بولے:

"تمہارے شہنشاہ کی شامت آ گئی ہے جو ایسی بہکی بہکی باتیں کر رہا ہے، ہم افراسیاب سے ملے بغیر واپس نہیں جائیں گے، ہم محل میں داخل ہونے لگے ہیں، اگر تم میں ہمت ہے تو ہمیں روک لو، ورنہ چپ چاپ ہمیں راستہ دے دو۔"

محافظوں نے یہ سنا تو بولے:

"ہم اپنے شہنشاہ کی حکم عدولی نہیں کر سکتے، ہم یہ جانتے ہیں کہ آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتے، مگر ہم مجبور

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہیں، ہم آپ کو محل میں داخل ہونے سے روکنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے، چاہے اس میں ہماری جان ہی چلی جائے۔"

یہ سن کر امیر حمزہ تلوار سونت کر آگے بڑھے، محافظ سہم کر پیچھے ہٹ گئے، وہ انہیں روکنا بھی چاہتے تھے مگر ان کی ہمت بھی نہیں پڑ رہی تھی، آخر انہیں اپنے شہنشاہ کا حکم بھی تو ماننا تھا، اس لیے وہ مجبوراً آگے بڑھے تاکہ امیر حمزہ کا راستہ روک سکیں۔

امیر حمزہ ان کے ارادوں کو بھانپ چکے تھے، وہ تلوار لہراتے ہوئے آگے بڑھے، محافظ خوف زدہ ہو کر پیچھے ہٹ گئے۔ وہ امیر حمزہ کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے۔ اب وہ شہنشاہ افراسیاب کی سزا سے بھی نہیں بچ سکتے تھے آخر ان میں سے کچھ محافظ ہمت کر کے آگے بڑھے اور انہوں نے امیر حمزہ کا راستہ روک لیا۔

امیر حمزہ نے تلوار کا ایک بھرپور وار کیا ایک محافظ کی گردن کٹ کر دور جا گری، باقی سب محافظ یہ دیکھ کر خوف زدہ ہو کر وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے، امیر حمزہ بے خوف و خطر آگے بڑھنے لگے، انہیں محل میں داخل ہوتا دیکھ کر محل کے اندرونی محافظ تلواریں سونت کر اس کی طرف بڑھے۔

امیر حمزہ تلوار کے دھنی تو تھے ہی، ان کے آگے محافظوں کی ایک نہ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

چلی، وہ اب تلواریں پھینک کر بھاگ کھڑے ہوئے، امیر حمزہ جانتے تھے کہ شہنشاہ افراسیاب اس وقت اپنے دربار میں موجود ہو گا، وہ وہیں اس سے دو دو ہاتھ کرنا چاہتے تھے۔

افراسیاب بڑا ہٹ دھرم شہنشاہ تھا، وہ بڑا ظالم تھا، اس نے اپنے چند جادوگروں کے ذریعے مسلمانوں کی بستی سے چند مسلمانوں کو قیدی بنا لیا تھا، افراسیاب کے بھیجے ہوئے جادوگر ان مسلمانوں کو قیدی بنا کر طلسم ہوشربا لے آئے تھے، امیر حمزہ ان مظلوم مسلمانوں کو چھڑوانے کے لیے یہاں آئے تھے۔

امیر حمزہ تلوار ہاتھ میں لیے افراسیاب کے دربار میں چلے آئے، افراسیاب کا دربار لگا ہوا تھا، وہ بڑے تکبر کے ساتھ سونے کے تخت پر بیٹھا ہوا تھا قریب ہی اس کی ملکہ حیرت جادو بھی تھی، افراسیاب نے امیر حمزہ کو دربار میں آتے دیکھا تو گرج دار آواز میں بولا:

”اسے دربار میں کس نے آنے دیا، میں سب محافظوں کو جلا کر بھسم کر دوں گا۔“

امیر حمزہ یہ سن کر بولے:

”اپنے محافظوں پر غصہ بعد میں نکالنا، پہلے میری بات کا جواب دو، تم نے جن مسلمانوں کو قیدی بنا رکھا ہے وہ کہاں ہیں؟“

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

افراسیاب یہ سن کر بولا:

''تو تم ان مسلمان قیدیوں کو رہا کرانے کے لیے آئے ہو، تم ان قیدیوں کو بھول جاؤ، وہ تمہارے حوالے نہیں کیے جائیں گے، بلکہ اب تو تمہیں بھی ان کے پاس پہنچا دیا جائے گا۔''

یہ کہہ کر اس نے اپنے محافظوں سے کہا:

''پکڑ لو اسے اور اسے بھی اس کے ساتھیوں کے پاس پہنچا دو۔''

شہنشاہ کا حکم سن کر چند محافظ آگے بڑھے، امیر حمزہ جانتے تھے کہ افراسیاب اتنی آسانی سے قیدی ان کے حوالے نہیں کرے گا، اس لیے وہ بھی جان ہتھیلی پر رکھ کر یہاں آئے تھے، جونہی محافظ ان کی طرف بڑھے، امیر حمزہ تلوار سونت کر آگے بڑھے، محافظوں کے ہاتھوں میں بھی چمکدار تلواریں تھیں۔

امیر حمزہ تلوار گھماتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھے، محافظ یہ دیکھ کر بوکھلا کر پیچھے ہٹے، امیر حمزہ نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا، اور محافظوں کو کاٹ کر رکھ دیا، یہ اس قدر آناً فاناً ہوا کہ افراسیاب حیرت زدہ رہ گیا، وہ تو سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ امیر حمزہ اتنی جلدی اس کے محافظوں کو کاٹ کر رکھ دیں گے۔ وہ غصے سے اپنے تخت سے اٹھ کھڑا ہوا۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اس نے اپنے جادو کے جھولے سے ایک ناشپاتی نکالی اس پر کوئی سحر پڑھ کر پھونکا، پھر اسے امیر حمزہ کی طرف اچھال دیا، امیر حمزہ اس حملے کے لیے پہلے ہی سے تیار تھے، انہوں نے بھی اپنے جھولے سے ایک سفید پر نکالا اس پر اسم اعظم پڑھ کر پھونکا، اور اسے ناشپاتی کی طرف اچھال دیا۔

پر فضا ہی میں ناشپاتی سے ٹکرایا، ایک زور دار دھماکہ ہوا اور ناشپاتی وہیں پھٹ گئی، ناشپاتی سے نکلنے والے شعلے دربار میں چاروں طرف بکھر گئے، جہاں جہاں شعلے گرے وہاں آگ بھڑک اٹھی، افراسیاب اور سارے درباری بوکھلا اٹھے۔

امیر حمزہ تلوار لہراتے ہوئے افراسیاب کی طرف بڑھے، افراسیاب یہ دیکھ کر پریشان ہو گیا، اس نے امیر حمزہ پر وار کرنے کے لیے اپنے جھولے میں ہاتھ ڈالا ہی تھا کہ امیر حمزہ کی تلوار فضا میں بلند ہوئی، افراسیاب کا دل اچھل کر حلق میں آ گیا، وہ جھکائی دے کر ایک طرف ہو گیا، اور امیر حمزہ کا وار خالی گیا۔

امیر حمزہ پھر افراسیاب کی طرف بڑھے، افراسیاب نے بھی فوراً اپنی تلوار کھینچ لی اور بڑھ کر امیر حمزہ پر حملہ کر دیا۔ دونوں تلواریں آپس میں ٹکرائیں، اور ان سے شعلے سے نکلے، امیر حمزہ نے اسے اپنی تلوار سے دھکیلا، افراسیاب الٹ کر اپنے تخت پر جا گرا، امیر حمزہ نے بڑھ کر تلوار

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اس کے سینے پر رکھ دی اور کرخت لہجے میں بولے:

"کیا اب بھی تم مسلمان قیدیوں کو میرے حوالے نہیں کرو گے؟"

افراسیاب کی بھرے دربار میں بڑی بے عزتی ہوئی تھی، اب وہ انکار کرتا تو امیر حمزہ کی تلوار اس کے سینے سے پار ہو جاتی، وہ غصے سے پیچ و تاب کھاتا ہوا امیر حمزہ کی طرف دیکھنے لگا۔

امیر حمزہ نے گرج دار آواز میں کہا:

"تم مسلمان قیدیوں کو میرے حوالے کرو گے یا نہیں، ورنہ یہ تلوار تمہارے سینے میں اتار دوں گا۔"

افراسیاب کی گھگھی بند ہو گئی، اگر وہ انکار کرتا ہے تو موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا ہے، عقل مندی کا تقاضا یہی تھا کہ وہ مسلمان قیدیوں کو فوراً امیر حمزہ کے حوالے کر دے، وہ مریل آواز میں بولا:

"میں قیدی تمہارے حوالے کر دیتا ہوں اور تمہیں حفاظت کے ساتھ طلسم ہوشربا کی سرحد کی طرف روانہ کر دیتا ہوں۔"

یہ سن کر امیر حمزہ نے اپنی تلوار اس کے سینے سے اٹھا لی، افراسیاب نے حکم دیا کہ مسلمان قیدیوں کو فوراً دربار مین حاضر کیا جائے، حکم کی تعمیل کی گئی، اور مسلمان قیدیوں کو دربار میں حاضر کر دیا گیا، پھر افراسیاب

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نے ان قیدیوں کے لیے گھوڑے فراہم کیے، اور اپنے محافظ دستے سے کہا:

''انہیں بڑی عزت اور احترام کے ساتھ سرحد کے قریب چھوڑ آؤ، دیکھو انہیں کوئی تکلیف نہیں ہونی چاہیے۔''

محافظوں نے حکم کی تعمیل میں سر جھکا لیا۔

امیر حمزہ جانتے تھے کہ افراسیاب بڑا مکار اور موقع شناس انسان ہے، اس وقت تو اس نے قیدی ان کے حوالے کر دیے ہیں، مگر موقع ملتے ہی وہ اپنی اس شکست کا انتقام ضرور لے گا، مگر انہیں اس کی کوئی پرواہ نہیں تھی، انہیں تو مسلمان قیدی چاہیے تھے، جو انہوں نے افراسیاب کی قید سے آزاد کر لیے تھے، مگر دل ہی دل میں وہ افراسیاب سے ایک فیصلہ کن جنگ کا ارادہ کر چکے تھے۔

ادھر افراسیاب بھی دل ہی دل میں انتقام لینے کے منصوبے بنانے لگا، امیر حمزہ نے بھرے دربار میں اس کی عزت خاک میں ملا دی تھی، بھلا وہ اسے کیسے بھول سکتا تھا۔

امیر حمزہ نے محل سے باہر آ کر مسلمان قیدیوں کو گھوڑوں پر سوار کرایا، اور طلسم ہوشربا کی سرحد کی طرف چل دیے، افراسیاب کا شاہی محافظ دستہ بھی ان کے ہمراہ تھا، گھوڑوں کا یہ قافلہ طلسم ہوشربا کی سرحد کی

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

طرف چلا جارہا تھا۔

امیر حمزہ کا گھوڑا قیدیوں کے گھوڑوں کے پیچھے تھا، کیونکہ انہیں خدشہ تھا کہ کہیں افراسیاب کے شاہی دستے کے محافظ پیچھے سے قیدیوں پر حملہ نہ کر دیں، مگر خیریت رہی، اب کچھ ہی دور انہیں سرحد دکھائی دے رہی تھی، گھوڑوں کا یہ قافلہ تیزی سے اپنی منزل کی طرف بڑھنے لگا۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

پہلا معرکہ

امیر حمزہ مظلوم مسلمانوں کو افراسیاب کی قید سے چھڑا لائے تھے، وہ جانتے تھے کہ افراسیاب اپنی بے عزتی کا انتقام لیے بغیر نہیں رہے گا۔ اس لیے انہوں نے آتے ہی افراسیاب سے لڑائی کے لیے حکمت عملی تیار کرنا شروع کر دی، انہوں نے اپنے ایک سردار معد یکرب کو حالات کا پتہ لگانے مقبل وفادار کے ساتھ طلسم ہوشربا کی طرف روانہ کر دیا، اور خود جنگ کی تیاریوں میں مصروف ہو گئے۔

کچھ دنوں بعد دونوں سردار واپس آئے اور امیر حمزہ کو یہ خبر سنائی:

"افراسیاب کے سینے پر سانپ لوٹ رہا ہے، اور وہ مسلمانوں سے انتقام لینے کے لیے مچل رہا ہے، وہ مسلمانوں سے مقابلے کے لیے ایک بہت بڑا لشکر اکٹھا کر رہا ہے، جس میں طلسم ہوشربا کے نامی گرامی بہادر اور بڑے بڑے ساحر موجود ہیں، یہ لشکر عنقریب مسلمانوں پر حملہ کرنے کے لیے روانہ ہو رہا ہے۔"

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

امیر حمزہ تو پہلے ہی اس حملے کے تیار بیٹھے تھے، وہ جانتے تھے کہ افراسیاب انتقام لیے بغیر نہیں رہے گا، انہوں نے لشکر کو آراستہ کرنے کا حکم دیا، اس موقع پر عمرو عیار نے کہا:

"سردار! ہمیں جوش سے نہیں بلکہ ہوش سے کام لینا ہوگا، میں اور لندھور پہلوان جاسوسوں کے بھیس میں افراسیاب کے لشکر میں جاتے ہیں، اور وہاں افراتفری پھیلا دیتے ہیں، تاکہ ان کا لشکر بددل ہو جائے گا۔"

امیر حمزہ کو عمرو کی یہ ترکیب پسند آئی، انہوں نے لندھور پہلوان کو حاضر ہونے کا حکم دیا، پھر انہوں نے عمرو عیار اور لندھور پہلوان کو جاسوسوں کے بھیس میں طلسم ہوشربا کی طرف روانہ کر دیا، دونوں خوفناک جادوگروں کے بھیس میں طلسم ہوشربا کی طرف روانہ ہو گئے۔

سرحد کے قریب پہنچ کر عمرو عیار ایک درخت کے نیچے آ کر بیٹھ گیا، اس نے لندھور پہلوان کو سرحد کی طرف روانہ کیا اور کہا:

"احتیاط سے کام لینا، تم محافظوں کو اپنی باتوں میں الجھائے رکھنا، اتنے میں میں نظر بچا کر طلسم ہوشربا میں داخل ہو جاؤں گا، پھر محافظوں کو قابو کر کے تمہیں بھی

www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بلوالوں گا۔"

لندھور پہلوان یہ سن کر وہاں سے روانہ ہو گیا، لندھور کے جانے کے کچھ دیر بعد عمرو عیار بھی طلسم ہوشربا کی طرف روانہ ہو گیا، جب وہ سرحد کے قریب پہنچا تو اس نے دیکھا کہ لندھور محافظوں کو باتوں میں الجھائے ہوئے ہے عمرو نے موقع غنیمت جانا اور ایک لمبا چکر کاٹ کر طلسم ہوشربا میں داخل ہو گئے۔

وہ کچھ دور آگے گیا، پھر واپس سرحد کی طرف آیا، اس نے دیکھا کہ لندھور ابھی تک محافظوں کو باتوں میں الجھائے ہوئے کھڑا ہے، عمرو جلدی جلدی ان محافظوں کی طرف لپکا، اور بولا:

"اسے آنے دو، یہ شہنشاہ افراسیاب کا خاص خادم ہے، شہنشاہ نے اسے مسلمانوں کے لشکر میں جاسوسی کے لیے بھیجا تھا۔"

محافظ یہ سن کر بولے:

"تم کون ہو؟"

عمرو نے اپنی زنبیل سے ایک شاہی فرمان نکال کر انہیں دکھایا، اس شاہی فرمان پر افراسیاب کی شاہی انگوٹھی کی مہر لگی ہوئی تھی، شاہی مہر دیکھ کر محافظوں نے لندھور کو آنے کے لیے راستہ دے دیا۔

اب دونوں تیزی سے افراسیاب کے لشکر کی طرف روانہ ہو گئے،

www.iqbalkalmati.blogspot.com

یہ بہت بڑا میدان تھا، جہاں افراسیاب کا لشکر جمع ہو رہا تھا، وہ دونوں جا کر اس لشکر میں شامل گئے، سارے ساحر مسلمانوں سے جنگ کے لیے بے تاب ہو رہے تھے، وہ مسلمانوں سے افراسیاب کی بے عزتی کا بدلہ لینا چاہتے تھے۔

عمرو نے موقع غنیمت جانا اور بولا:

"سنا ہے مسلمانوں کے سردار امیر حمزہ نے بھی ایک بڑا لشکر تیار کر رکھا ہے، مگر اس سے کیا ہوتا ہے، وہ ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتا، ہم انہیں چٹکیوں میں مسل کر رکھ دیں گے، مگر ہمیں مسلمانوں کو کمزور بھی نہیں سمجھنا چاہیے۔"

یہ کہہ کر عمرو آگے بڑھ گیا، اور لشکری گہری سوچ میں غرق ہو گئے، عمرو نے آہستہ آہستہ سارے لشکر میں مسلمانوں کی بہادری کی دھاک بٹھانا شروع کر دی، اب افراسیاب کا لشکر مسلمانوں سے لڑنے کے لیے بے تاب تو تھا، مگر ان کے دلوں میں مسلمانوں کا خوف بھی بیٹھ چکا تھا۔

عمرو عیار اور لندھور پہلوان دونوں اپنا کام مکمل کر کے امیر حمزہ کے لشکر میں واپس آ گئے، اور انہیں اپنی کامیابی کی اطلاع دی، چند دن بعد امیر حمزہ اپنا لشکر لے کر طلسم ہوشربا کی طرف روانہ ہو گئے، جب وہ لشکر لے کر طلسم ہوشربا کی سرحد کے قریب پہنچے تو افراسیاب کا لشکر بھی وہاں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تیار کھڑا تھا۔

دونوں لشکروں میں بڑے بڑے نامی گرامی سردار تھے۔ افراسیاب خود اپنے لشکر کی قیادت کر رہا تھا، مسلمانوں کے لشکر کی سالاری امیر حمزہ کے پاس تھی، دونوں لشکر آمنے سامنے ہوئے تو جنگ کا طبل بجا دیا گیا، جس کی آوازیں دونوں لشکروں میں دور دور تک سنی گئیں۔

اب دونوں لشکر ایک دوسرے سے لڑنے کے لیے تیار تھے، افراسیاب کے لشکر سے فیل بان جادو باہر آیا، اس کی ہاتھی کی طرح سونڈ تھی اور ہاتھی ہی کی طرح کان تھے، وہ اکڑتا ہوا میدان میں آیا اور للکار کر بولا:

"کوئی ہے جو فیل بان کے مقابلے پر آنے کی جرات کر سکے۔"

یہ سن کر امیر حمزہ کے لشکر سے لندھور پہلوان آگے بڑھا، لندھور پہلوان کے ہاتھ میں بڑا سا گرز تھا، وہ اپنا گرز لہراتا ہوا میدان میں آیا، اور فیل بان جادو کے مدمقابل کھڑا ہو گیا، فیل بان جادو نے حقارت سے اس کی طرف دیکھا، پھر اس نے اپنی کمان اتار کر اس میں تیر جوڑا اور تاک کر لندھور پہلوان کی طرف کھینچ مارا، تیر لندھور پہلوان کی طرف آیا، لندھور پہلوان نے فوراً

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اپنا گرز آگے کر دیا۔

تیر گرز سے ٹکرا کر نیچے گر گیا، لندھور پہلوان اپنا گرز لہراتا ہوا آگے بڑھا، اس نے گرز گھما کر فیل بان جادو کے سر پر دے مارا، فیل بان جادو کے سر کے دو ٹکڑے ہو گئے، میدان میں زبردست آندھی آئی اور یہ آواز سنائی دی:

"منعم فیل بان جادو، افسوس کہ میں لندھور پہلوان کے ہاتھوں ہلاک ہوا۔"

فیل بان جادو کے مرتے ہی افراسیاب کے لشکر سے بہار جادو آئی، بہار جادو کے آتے ہی ہر طرف ہلکی ہلکی ہوا چلنا شروع ہو گئی، ہر طرف بہار کا سماں چھا گیا، پھولوں کی بھینی بھینی خوشبو آنے لگی، بہار جادو کو دیکھ کر لندھور نے کہا:

"کیا کوئی مرد نہیں ہے افراسیاب کے لشکر میں مجھ سے لڑنے کے لیے جو تم نے ایک عورت کو بھیج دیا، میں کسی عورت پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہتا، میرے مقابلے پر کسی مرد کو بھیجو۔"

یہ سن کر بہار جادو بولی:

"مگر میں تم سے لڑنا چاہتی ہوں، اب مجھ سے ڈر کر بہانے نہ بناؤ، آؤ اور میرا مقابلہ کرو، میں ابھی تمہیں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

خاک و خون میں لوٹا دوں گی۔"

لندھور پہلوان یہ سن کر پھر بولا:

"بہتر ہے کہ کسی مرد کو میرے مقابلے میں آنا چاہیے،
کسی مسلمان کی تلوار عورت پر نہیں اٹھتی۔"

مگر بہار جادو ضد کرنے لگی، اور مقابلے پر اڑ گئی، مجبوراً لندھور پہلوان کو اس کے مقابلے پر آنا پڑا، مگر وہ حملہ کرنے میں پہل نہیں کرنا چاہتا تھا۔

بہار جادو نے میدان میں آتے ہی اپنے جادو کے جھولے سے چند پھول نکالے ان پر کوئی سحر پڑھ کر پھونکا اور فضا میں اچھال دیا، وہ پھول فضا میں جاتے ہی ایک دوسرے سے ٹکرائے، ان کے ٹکراتے ہی ان سے چھوٹے چھوٹے پھول نکل کر سب طرف پھیل گئے، ماحول میں غنودگی چھانے لگی، میدان میں موجود سب لوگوں کی آنکھیں بند ہونے لگیں، ان پر مدہوشی چھانے لگی، لندھور پہلوان کی آنکھوں میں بھی غنودگی چھانے لگی، یہ دیکھ کر بہار جادو نے ایک قہقہہ لگایا۔

عمرو نے یہ دیکھا تو وہ جلدی سے آگے بڑھا، اس نے اپنی زنبیل سے ایک سفوف نکال کر فضا میں چھڑکا، پھول اس سفوف سے جل اٹھے، ہر طرف پھیلی ہوئی خوشبو غائب ہونے لگی، اور لوگ ہوش کی دنیا میں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

واپس آنے لگے۔

لندھور پہلوان کی بھی آنکھیں کھل چکی تھیں، وہ اپنا گرز لہراتا ہوا آگے بڑھا، پھر اس نے اپنا گرز پوری قوت سے بہار جادو کے سر پر دے مارا، بہار جادو کے سر کے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر فضا میں بکھر گئے، بڑی تیز آندھی آئی اور لوگوں نے سنا:

"افسوس کہ میں بہار جادو امیر حمزہ کے پہلوان لندھور پہلوان کے ہاتھوں ہلاک ہوئی۔"

یہ دیکھ کر افراسیاب خود میدان میں اتر آیا، اور امیر حمزہ کے لشکر کو للکارنے لگا، امیر حمزہ فوراً اپنے لشکر سے باہر آئے، افراسیاب انہیں دیکھ کر گھبرا گیا، وہ امیر حمزہ سے مقابلہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ امیر حمزہ سے جیت نہیں سکے گا، مگر اب کیا ہو سکتا تھا، امیر حمزہ تو اس کے مقابلے میں آ چکے تھے، اب افراسیاب واپس نہیں جا سکتا تھا۔

امیر حمزہ اپنا گھوڑا بڑھاتے ہوئے آگے آئے، اور افراسیاب کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولے:

"آؤ میرے ساتھ مقابلہ کرو، ابھی دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔"

افراسیاب پہلے تو خاموشی سے امیر حمزہ کی طرف دیکھنے لگا، پھر وہ اپنا جادوئی ترشول لے کر آگے بڑھا، افراسیاب کے لبوں پر بڑی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سفا کانہ مسکراہٹ تھی، اس نے امیر حمزہ پر ترشول سے حملہ کر دیا، امیر حمزہ نے اپنی تلوار آگے کی، تلوار ترشول سے ٹکرائی تو اس میں سے شعلے نکلے۔

افراسیاب نے پینترا بدلا اور ایک بار پھر ترشول گھما کر امیر حمزہ پر وار کیا، امیر حمزہ جھکائی دے کر ایک طرف ہو گئے۔ افراسیاب یہ دیکھ کر غصے سے بے قابو ہو گیا، امیر حمزہ نے بڑھ کر اس پر تلوار سے حملہ کیا، اس سے پہلے کہ تلوار افراسیاب کو کاٹتی ہوئی گزر جاتی، نہال جادو جلدی سے درمیان میں آ گیا، امیر حمزہ کی تلوار نہال جادو کو کاٹتی ہوئی گزر گئی۔

زبردست آندھی کے بعد شور بلند ہوا، اور نہال جادو کی موت کا اعلان سنائی دیا۔

نہال جادو کے مرتے ہی چند اور ساحر امیر حمزہ کے مقابلے پر آ گئے، وہ سب افراسیاب کو بچانا چاہتے تھے، افراسیاب پورے طلسم ہوشربا کا بادشاہ تھا، اس طلسم میں سات بڑی بڑی حکومتیں تھیں، ہر ملک پر ایک بادشاہ حکومت کرتا تھا، اور افراسیاب سب بادشاہوں سے بڑا تھا۔

امیر حمزہ نے جب ساحروں کو اپنی طرف بڑھتا دیکھا تو تلوار لہراتے ہوئے ان کی طرف بڑھے، امیر حمزہ کی تلوار بجلی کے کوندے کی طرح لپک رہی تھی، جو ساحر اس کی زد میں آتا گاجر مولی کی طرح کٹ کر رہ جاتا۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

پھر یکدم افراسیاب کے لشکر نے یک بار ہی امیر حمزہ کے لشکر پر حملہ کر دیا، ادھر سے امیر حمزہ کے لشکری بھی بھوکے شیروں کی طرح ان پر ٹوٹ پڑے، گھمسان کی جنگ شروع ہو گئی، میدان جنگ میں تلواروں کی جھنکار کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

انسانی چیخوں نے آسمان سر پر اٹھا لیا تھا، کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی، تلواریں چلتیں تو کسی کا ہاتھ کٹ کر نیچے جا گرتا، کسی کی گردن تلوار کی زد میں آتی، رات تک خون ریز جنگ جاری رہی، مگر کوئی فیصلہ نہ ہو سکا، جب رات کے سائے گہرے ہو گئے تو دونوں طرف کی فوجیں اپنے اپنے ٹھکانوں پر واپس چلی گئیں، دونوں طرف سے کافی جانی نقصان ہوا تھا۔

صبح ہوئی تو پھر سے دونوں طرف کی فوجیں میدان میں اتر آئیں، ایک بار پھر گھمسان کی لڑائی شروع ہو گئی۔ افراسیاب کی فوج کٹ کٹ کر گر رہی تھی، افراسیاب کی فوج تو پہلے ہی بددل تھی، وہ جم کر مقابلہ نہ کر سکی، اس کے قدم اکھڑنے لگے، رات ہونے سے پہلے پہلے افراسیاب کی فوج شکست کھا کر بھاگ کھڑی ہوئی۔

جنگ بند کر دی گئی۔

امیر حمزہ جانتے تھے کہ جنگ ختم نہیں ہوئی، افراسیاب کی فوج تازہ دم ہو کر پھر ان پر حملہ آور ہو گی، وقتی طور پر تو جنگ بند ہو چکی تھی، شام

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کے سائے لہرانے لگے تھے، امیر حمزہ کی فوج اپنے لشکر میں واپس آ گئی، اور افراسیاب کی فوج اپنے لشکر میں چلی گئی تھی۔

وہ رات دونوں طرف کی فوج نے جاگ کر گزاری، صبح ہوئی تو افراسیاب کی فوج کافی پیچھے جا چکی تھی، امیر حمزہ کی فوج کو پہلے معرکہ میں کامیابی حاصل ہوئی تھی، ابھی ان کے اور بہت سے معرکے ہونا باقی تھے، انتہائی خطرناک معرکے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

طلسم روپوش کی تباہی

امیر حمزہ طلسم ہوشربا کی سرحد کے اندر گھس آئے تھے، وہ خود آگے بڑھ کر افراسیاب سے ایک فیصلہ کن جنگ کرنا چاہتے تھے۔ افراسیاب اس جنگ سے کترا رہا تھا، وہ چاہتا تھا کہ امیر حمزہ یہاں سے واپس چلے جائیں، وہ دیکھ چکا تھا کہ اس کے لشکریوں میں لڑنے کا دم خم نہیں ہے۔ اور وہ ناحق اپنے لشکریوں کو موت کے منہ میں نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔

امیر حمزہ اپنا لشکر لے کر آگے بڑھ رہے تھے۔ افراسیاب کے لشکر کا دور دور تک نام و نشان تک نہ تھا۔ اب امیر حمزہ نے مقبل وفادار کو آگے روانہ کیا تا کہ وہ افراسیاب کے لشکر کا ٹھکانہ معلوم کر سکے۔

امیر حمزہ کا حکم پا کر مقبل وفادار ایک ساحر کا روپ بھر کر روانہ ہو گیا، وہ ایک ویرانے سے گزر رہا تھا کہ اسے دو ساحر جاتے ہوئے دکھائی دیے، وہ چپکے سے ان کے پیچھے چل پڑا، وہ دونوں باتیں کرتے ہوئے جا رہے تھے، ان میں سے ایک کہہ رہا تھا:

"شہنشاہ افراسیاب تو امیر حمزہ کے لشکر سے ڈر کر بھاگ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نکلا ہے اور طلسم روپوش میں جا کر چھپ گیا ہے، اور ادھر امیر حمزہ کا لشکر یہاں دندناتا پھر رہا ہے۔"

دوسرا ساحر بولا:

"اب ہم کیا کریں، ہم تو امیر حمزہ کے لشکر کا مقابلہ تو نہیں کر سکتے۔"

مقبل وفادار نے ان کی باتیں سنیں تو وہ وہیں سے پلٹ پڑا، اسے معلوم ہو چکا تھا کہ افراسیاب اپنے لشکر کے ساتھ کہاں چھپا بیٹھا ہے۔ وہ جلدی سے اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوا تا کہ امیر حمزہ کو افراسیاب کے ٹھکانے سے آگاہ کر سکے۔

مقبل وفادار نے لشکر میں واپس آ کر امیر حمزہ کو ساری بات بتائی، امیر حمزہ بولے:

"اب ہمیں طلسم روپوش کی طرف روانہ ہونا ہو گا، افراسیاب کا مقابلہ وہیں ہوگا۔"

امیر حمزہ نے اپنے لشکر کو تیاری کا حکم دیا، جب لشکر تیار ہو گیا تو وہ طلسم روپوش کی طرف ہو گئے، ادھر افراسیاب نے بھی پورے علاقے میں اپنے جاسوس پھیلا رکھے تھے، جو افراسیاب کو پل پل کی خبریں پہنچا رہے تھے، جب افراسیاب کو پتہ چلا کہ امیر حمزہ اپنا لشکر لے کر طلسم روپوش کی طرف آ رہے ہیں تو وہ بڑا پریشان ہوا۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

یہ محفوظ جگہ تھی جہاں وہ اپنے لشکر کے ساتھ چھپا بیٹھا تھا، اب یہاں بھی اس کا لشکر محفوظ نہیں تھا، اس نے امیر حمزہ کا مقابلہ کرنے کی ٹھان لی، اس سے پہلے کہ امیر حمزہ کا لشکر وہاں پہنچتا اس نے جنگ کے لیے اپنے لشکر کو تیار کر لیا۔

افراسیاب کا لشکر جنگ کے لیے تیار تھا، دو دن تک وہ امیر حمزہ کے لشکر کا انتظار کرتے رہے، پھر ایک دن انہیں دور سے گرد و غبار اڑتا دکھائی دیا، افراسیاب کا لشکر چوکنا ہو گیا، انہوں نے اپنے اپنے ہتھیار سنبھالے اور امیر حمزہ کے لشکر کے قریب آنے کا انتظار کرنے لگے۔

امیر حمزہ ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ وہاں آ رہے تھے، افراسیاب پوری طرح چوکنا تھا، اس نے امیر حمزہ کے مقابلے کے لیے فریب جادو کو ایک بڑا لشکر دے کر آگے روانہ کیا، اور خود اس کے لشکر کے پیچھے پیچھے چلا۔

فریب جادو کا لشکر ڈھول تاشوں کے ساتھ آگے بڑھ رہا تھا، اس کے لشکر میں نفیریں بجائی جا رہی تھیں، ڈھولوں کی تھاپ سے طلسم روپوش کی زمین کانپ رہی تھی، ساحر شور مچاتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے، افراسیاب کے لشکر میں خوب جوش و خروش تھا، لشکر بڑے کروفر سے آگے بڑھ رہا تھا۔

دونوں لشکر میدان میں پہنچ کر آمنے سامنے رک گئے، اور طبل جنگ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بجنے کا انتظار کرنے لگے، کتنی ہی دیر گزر گئی مگر دونوں لشکروں میں سے کسی طرف سے طبل جنگ نہ بجا، ہر طرف گہرا سکوت اور خاموشی طاری تھی، افراسیاب کا لشکر بھی آ کر رک چکا تھا۔

دونوں لشکروں میں بے چینی تھی، وہ جنگ شروع ہونے کا انتظار کر رہے تھے، پھر اچانک آسمان کی طرف سے ایک شور سا بلند ہوا، ساتھ ہی دل دہلا دینے والی چیخیں سنائی دیں، سب کے کلیجے اچھل کر حلق میں آ گئے، سب نے سر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا۔

آسمان پر طوفان جادو اپنی فوج کے ساتھ اڑتا ہوا آ رہا تھا، زبردست طوفانی ہوائیں چل رہی تھیں، گرد و غبار کے بگولے اوپر کی طرف اٹھ رہے تھے، پھر طوفان جادو اپنے لشکر کے ساتھ زمین پر اتر آیا، اس کے لشکر میں بڑے بڑے ساحر موجود تھے، جن کے پاس بڑی بڑی کمانیں اور تیر تھے، ان کے کندھوں سے بڑے بڑے جھولے لٹک رہے تھے۔

طوفان جادو کے سارے لشکری بڑی خوفناک شکل کے تھے۔ افراسیاب کے لشکر نے جب طوفان جادو اور اس کے لشکر کو دیکھا تو ان کے حوصلے بلند ہو گئے، طوفان جادو بڑا زبردست ساحر تھا، اس نے آج تک کسی سے شکست نہیں کھائی تھی، بڑے بڑے ساحر اس کا نام سن کر کانپتے تھے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اب وہی طوفان جادو ان کی مدد کے لیے آیا تھا، اب انہیں اپنی فتح سامنے نظر آ رہی تھی، وہ خوشی سے اچھل کود کرنے لگے تھے، دوسری طرف امیر حمزہ کے لشکر میں حیرت چھا گئی تھی، وہ بھی طوفان جادو کے کارناموں سے اچھی طرح آگاہ تھے۔ وہ طوفان جادو سے خوف زدہ تو نہیں تھے البتہ حیران ضرور تھے کیونکہ طوفان جادو بہت کم اپنی سلطنت سے نکلتا تھا۔

طوفان جادو کے آتے ہی افراسیاب کے لشکر کا جوش وخروش بڑھ گیا تھا۔ طوفان جادو کا لشکر فریب جادو کے لشکر کے آگے آ کر کھڑا ہو گیا۔

اب افراسیاب کے لشکر سے طبل جنگ بجا دیا گیا، اس کے ساتھ ہی امیر حمزہ کے لشکر میں بھی طبل بجوا دیا گیا، پھر دونوں فوجیں آراستہ ہو کر ایک دوسرے کے مدمقابل آ کھڑی ہوئیں۔

طوفان جادو اپنے لشکر سے نکل کر میدان جنگ میں آیا اور گرج دار آواز میں بولا:

"میں وہ طوفان ہوں جس نے آج تک کسی سے شکست نہیں کھائی، میرے مقابلے پر آج تک کوئی نہیں ٹھہر سکا، میں جہاں جاتا ہوں طوفان ساتھ لے کر جاتا ہوں، اور طوفان کی طرح ہر چیز کو تباہ کر کے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

رکھ دیتا ہوں۔"

طوفان جادو کی للکار سن کر امیر حمزہ کے لشکر سے لندھور پہلوان آگے بڑھا اور اپنا گرز لہراتے ہوئے بولا:

"میری ماں نے میرا نام لندھور رکھا ہے۔ میں جہاں سے گزر جاتا ہوں سب جان جاتے ہیں، اور دشمن جان سے میرے مقابلے میں وہی آتا ہے جسے اپنی جان عزیز نہیں ہوتی، مائیں اپنے بچوں کو میرا نام لے کر ڈراتی ہیں۔"

یہ سن کر طوفان جادو نے کندھے سے اپنی کمان اتاری اس پر تیر چڑھایا اور چلا کھینچ کر تیر چھوڑ دیا، لندھور پہلوان نے پھرتی کا مظاہرہ کیا، اس نے اپنے گرز کو گھمایا، گرز تیر کے ساتھ ٹکرایا، اور تیر نیچے گر گیا، اب لندھور پہلوان گرز لہراتا ہوآگے بڑھا۔

طوفان جادو نے اپنے جھولے میں سے ماش کی دال کا بنا ایک پتلا نکالا اس پر سحر پڑھ کر لندھور پہلوان کی طرف اچھال دیا، پتلا تیزی سے لندھور کی طرف بڑھا، لندھور نے اس پتلے سے بچنے کی کوشش کی، پتلے نے لندھور پہلوان پر جال پھینکا، اور لندھور اس جال میں پھنس کر رہ گیا، پتلے نے جال اپنے کندھے پر لادا اور واپس پلٹا۔

عمرو نے یہ دیکھا تو وہ دوڑ کر میدان میں آیا، اس نے زنبیل میں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہاتھ ڈال کر آہنی مسالا نکالا اور ماش کے پتلے پر پھینک دیا، ماش کے پتلے کو آگ لگ گئی، اور وہ دھڑ ادھڑ جلنا شروع ہو گیا، عمرو چھلانگ لگا کر آگے بڑھا، اس نے لندھور کو جال سے آزاد کرایا۔

لندھور جال سے آزاد ہوتے ہی اٹھ کھڑا ہوا، وہ اپنا گرز تھام کر طوفان جادو کے سر پر پہنچ گیا، طوفان جادو نے اپنے جھولے میں ہاتھ ڈالا، اس نے زرد رنگ کے چھوٹے چھوٹے دانے نکالے، اور اسے لندھور کی طرف اچھال دیا، لندھور یکدم پیچھے ہٹ گیا، پھر اس نے اپنا گرز گھمایا اور پوری قوت سے طوفان جادو کے سر پر دے مارا۔

ایک دھماکے کی آواز گونجی، اور طوفان جادو کا سر کئی ٹکڑوں میں بٹ کر رہ گیا، یہ دیکھ کر طوفان جادو کے لشکریوں میں کھلبلی مچ گئی، اسی وقت زبردست آندھی آئی، اور ایک تیز آواز گونجی:

''میں وہ تھا جسے سب طوفان جادو کے نام سے جانتے تھے، افسوس کہ میں لندھور کے ہاتھوں ہلاک ہوا۔''

طوفان جادو کے مرتے ہی امیر حمزہ نے اپنے لشکر کو عام حملے کا حکم دے دیا، امیر حمزہ کا حکم پاتے ہی لشکری آندھی اور طوفان کی طرح آگے بڑھے اور افراسیاب کے لشکر پر چھا گئے اب گھمسان کی جنگ جاری تھی، فضا میں ناریل اور پٹاخے پھوٹ رہے تھے، آتش بازیاں چل رہی تھیں، جادو کا ہر حربہ استعمال کیا جا رہا تھا۔ یہ سب حملے امیر حمزہ کے لشکر پر ہو

www.iqbalkalmati.blogspot.com

رہے تھے۔

تلواروں سے تلواریں ٹکرا رہی تھیں، لاشیں کٹ کٹ کر گر رہی تھیں، فضا میں آگ اور دھوئیں کے بادل منڈلا رہے تھے، چیخوں کی وجہ سے کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔

عمرو عیار نے سوچا کہ اگر افراسیاب کو قابو کر لیا جائے تو اس جنگ کا پانسہ پلٹ سکتا ہے، عمرو میدان جنگ سے ایک طرف کو روانہ ہوا، ایک درخت کے نیچے آ کر اس نے اپنی زنبیل سے بہروپ بھرنے کا سامان نکالا اور اس نے ایک بدصورت جادوگر کا بہروپ دھارا، اور افراسیاب کے لشکر کی طرف روانہ ہو گیا۔

وہ بڑی احتیاط سے آگے بڑھ رہا تھا، دونوں فوجیں آپس میں گتھم گتھا تھیں، عمرو افراسیاب کو تلاش کرتا آگے بڑھ رہا تھا۔

اسی دوران آتش بازی کا ایک گولا اس کے قدموں کے پاس آ کر پھوٹا، عمرو اچھل کر پرے ہو گیا، اسی لمحے چند ساحر عمرو کی طرف دوڑے اور بولے:

"ہم نے تمہیں پہچان لیا ہے، تم عمرو عیار ہو، اب تم ہمارے ہاتھوں سے نہیں بچ سکتے۔"

جنگ پورے زور و شور سے جاری تھی، دونوں طرف سے فوجیں ایک دوسرے سے ٹکرا رہی تھیں، امیر حمزہ نے اسم اعظم پڑھ کر ایک تیر

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کمان میں رکھ کر چھوڑا، وہ تیر سیدھا آسمان کی طرف گیا، اور اس میں سے آگ کے شرارے پھوٹنے لگے، وہ شرارے تیزی سے زمین کی طرف آ رہے تھے، جب کوئی شرارہ زمین پر گرتا تو وہاں آگ لگ جاتی۔

افراسیاب کے لشکریوں نے یہ دیکھا تو ہڑ بڑا کر رہ گیا، میدان جنگ میں ہر طرف آگ ہی آگ تھی، طلسم روپوش کا یہ میدان آگ کی وادی میں بدل چکا تھا، لوگ چیخ و پکار کرتے ہوئے ادھر ادھر بھاگ رہے تھے۔

افراسیاب کا پورا لشکر افراتفری کا شکار تھا، وہ اس قدر بدحواس ہو چکا تھا کہ اپنے ہی لشکر کو روندتا ہوا بھاگ رہا تھا، افراسیاب نے اپنے لشکر کو متحد کرنے کی کوشش کی مگر لشکر تو بری طرح بدحواس ہو چکا تھا، وہ اپنے ہی لشکر کو کچل رہا تھا۔

میدان جنگ میں آگ اور دھوئیں کے بادل اٹھ رہے تھے، ہر طرف تباہی پھیلی ہوئی تھی، افراسیاب کو ایک بار پھر شکست کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا، امیر حمزہ نے اسے ایک بار پھر شکست سے دوچار کر دیا تھا۔

وہ سوچنے لگا کہ اب وہ کس طرف کا رخ کرے، اس نے اپنی بچی کچھی فوج کو جمع کیا، اور ارادہ کیا کہ وہ امیر حمزہ کے لشکر پر ایک بھرپور حملہ کرے اور اسے نیست و نابود کر دے، مگر اس کی یہ حسرت اس کے دل ہی میں رہ گئی۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

طلسم روپوش تباہ ہو چکا تھا، ویران ہو چکا تھا، ہر طرف آگ ہی آگ تھی، آگ اور دھوئیں کے بادل تھے، میدان میں جلی ہوئی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔

افراسیاب اپنے لشکر سمیت وہاں سے بھاگ چکا تھا، امیر حمزہ کے لشکر نے دور تک ان کا تعاقب کیا، مگر وہ لشکر کسی نہ کسی طرح بچ کر نکلنے میں کامیاب ہو گیا۔

امیر حمزہ جانتے تھے کہ ابھی انہیں قدم قدم پر طلسم ہوشربا میں دشمنوں سے واسطہ پڑے گا، جو نہ صرف ان کے راستے کی رکاوٹ بنیں گے بلکہ وہ ان کی جان لینے سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔

امیر حمزہ اب نئی حکمت عملی کے متعلق سوچ رہے تھے، وہ اس بار افراسیاب پر ایسی کاری ضرب لگانا چاہتے تھے کہ اس کی کمر توڑ کر رکھ دیں۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سولان جادو کی موت

افراسیاب کا دربار سجا ہوا تھا، طلسم ہوشربا کے تمام بڑے بڑے ساحر وہاں موجود تھے، افراسیاب کے چہرے پر پریشانی تھی، وہ تخت پر بیٹھا سوچوں میں غرق تھا، ملکہ حیرت جادو بھی اس کے پاس بیٹھی ہوئی تھی، وہ بھی بڑی پریشان لگ رہی تھی۔

افراسیاب نے سر اٹھا کر ایک نظر درباریوں کی طرف دیکھا، پھر سر جھکا کر کچھ سوچنے لگا۔ ملکہ حیرت جادو نے افراسیاب کی طرف دیکھا اور بولی:

''شہنشاہ آپ پریشان نہ ہوں، امیر حمزہ کو ہمارے بہادر ساحر طلسم ہوشربا سے نکال کر ہی دم لیں گے۔''

ملکہ حیرت جادو نے کہا تو افراسیاب نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا اور بولا:

''اب تک تو امیر حمزہ نے ہمارا ناک میں دم کر رکھا ہے، ہر جنگ میں ہمیں ناکامی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔''

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ملکہ حیرت جادو بھی خاموش ہوگئی، افراسیاب نے ایک گہرا سانس لیا، پھر وہ درباریوں کی طرف دیکھ کر بولا:

''ہم امیر حمزہ سے اتنی جنگیں کر چکے ہیں، مگر کسی جنگ میں ہمیں کامیابی نہیں ملی، پورے طلسم ہوشربا میں امیر حمزہ کی فوج دندناتی پھر رہی ہے، کیا تم میں کوئی ایسا ساحر ہے جو ہمیں اس سے نجات دلا سکے؟''

یہ سن کر دربار پر سناٹا چھا گیا، سب درباریوں اور ساحروں نے سر جھکا لیے، کسی میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ امیر حمزہ کے مقابلے پر آ سکے، جب سب درباری خاموش رہے تو ملکہ حیرت جادو اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی اس نے غصے سے سارے درباریوں پر ایک نظر ڈالی اور بولی:

''لگتا ہے تم سب نے چوڑیاں پہن رکھی ہیں، اب امیر حمزہ کے مقابلے پر ہم جائیں گے، اور اس سے ایسا عبرت ناک انتقام لیں گے کہ وہ ساری زندگی یاد رکھے گا، تم سب چوڑیاں پہن کر اپنے اپنے گھروں میں جا بیٹھو۔''

ملکہ حیرت جادو کی اس بات نے جلتی پر تیل کا کام کیا، ایک درباری اٹھ کر بولا:

www.iqbalkalmati.blogspot.com

"ملکہ عالیہ! میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں، امیر حمزہ اور اس کے لشکر کو طلسم ہوشربا سے نکال کر دم لوں گا۔ یہ آپ سے سولان جادو کا وعدہ ہے۔"

ملکہ حیرت جادو نے یہ سنا تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی، وہ جانتی تھی کہ سولان جادو طلسم زرہ پوش کا سب سے طاقتور ساحر ہے، طلسم زرہ پوش کا ایک ایک ساحر بڑا طاقتور ہے۔

سولان جادو شہنشاہ افراسیاب اور ملکہ حیرت جادو سے اجازت لے کر دربار سے چلا گیا، اب وہ امیر حمزہ سے جنگ کی تیاریاں کرنے لگا۔ چند دنوں کے بعد اس نے ایک بہت بڑا لشکر جمع کیا، اور طلسم ہوشربا کے ملک جاران کی طرف روانہ ہو گیا۔

امیر حمزہ آج کل جاران میں خیمہ زن تھے، اور افراسیاب سے جنگ کی حکمت عملی ترتیب دے رہے تھے۔ امیر حمزہ کو ان کے جاسوسوں نے سولان جادو کے لشکر کے متعلق بتایا تو ان کا ماتھا ٹھنکا، وہ سولان جادو کی طاقت سے بخوبی واقف تھے، وہ جانتے تھے کہ وہ بڑا زبردست ساحر ہے، اور اس کی فوج بھی بڑی جنگجو ہے، اب ان کا مقابلہ طلسم ہوشربا کے سب سے طاقتور لشکر کے ساتھ تھا۔

امیر حمزہ نے اپنے لشکر کے بڑے بڑے سرداروں کو بلایا، تا کہ ان سے مشورہ کیا جا سکے۔ سب ہی سولان جادو کے لشکر کا سن کر لمحہ بھر کے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

لیے پریشان ہوئے پھر بولے:

"سردار! سولان جتنا بڑا ساحر ہو، اللہ رب العزت نے مسلمانوں کو وہ طاقت دے رکھی ہے کہ جس کے سامنے دنیا کی ساری قوتیں ہیچ ہیں، ہم مسلمان اللہ کا نام لے کر ہر آہنی چٹان سے ٹکرا جاتے ہیں، اور اپنے دشمنوں کو نیست و نابود کر کے رکھ دیتے ہیں۔"

اب ایک اور سردار اٹھ کر بولا:

"ہم اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر طلسم ہوشربا میں آئے ہیں، ہمیں اپنی جانوں کی کوئی پرواہ نہیں، ہم دشمن کی اینٹ سے اینٹ بجا کر یہاں سے واپس جائیں گے۔"

یہ سن کر امیر حمزہ کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی، مسلمانوں کے اس جوش اور ولولے نے ان کے اندر ایک توانائی بھر دی ایک قوت بھر دی، انہوں نے فیصلہ کن لہجے میں کہا:

"ہم اس طلسم کو فتح کیے بغیر یہاں سے نہیں لوٹیں گے، چاہے ہماری جانیں چلی جائیں۔"

لشکر کو ایک نئے عزم سے آراستہ کیا جانے لگا، جنگ کی تیاریاں اپنے عروج پر پہنچ گئیں، امیر حمزہ کے لشکر نے سر پر کفن باندھ لیے، اب وہ دشمن سے لڑنے کے لیے بے چین ہو رہے تھے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

امیر حمزہ اپنے لشکر کو آراستہ کر کے اپنے لشکر کو لے کر آگے بڑھے، وہ سولان جادو کے لشکر کو راستے ہی میں پکڑ لینا چاہتے تھے، امیر حمزہ کا لشکر آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا، جاسوس پل پل کی خبریں پہنچا رہے تھے۔

پھر دونوں لشکر ایک مقام پر آمنے سامنے ہوئے، اور پڑاؤ ڈال لیا، یہ ایک بہت بڑا میدان تھا، جہاں دونوں لشکر ایک دوسرے کے مقابل کھڑے تھے۔ دونوں لشکر ایک دوسرے سے لڑنے کے لیے مچلنے لگے۔ پھر دونوں لشکروں میں طبل جنگ بج اٹھا، دونوں لشکروں نے صفیں باندھ لی تھیں۔

اب سولان کے لشکر سے ایک سولان جادو میدان میں اترا اور للکار کر بولا:

"میں زولان جادو ہوں، پورے طلسم میں میرا کوئی جوڑ نہیں، کوئی ہے جو میرے مقابلے پر آئے؟"

یہ سن کر امیر حمزہ کے لشکر سے ایک سردار باہر نکلا، اس نے تیر کمان سیدھی کی اور حملے کے لیے تیار ہو گیا، سولان جادو نے امیر حمزہ کے لشکر کے سردار کو دیکھا تو ایک قہقہہ لگایا اور بولا:

"کیا تم سولان سے لڑو گے، سولان جادو سے لڑنا آسان نہیں۔"

سردار نے سولان جادو کی طرف دیکھا، پھر اپنی کمان سیدھی کی اس

www.iqbalkalmati.blogspot.com

میں تیر رکھا اور چلا کھینچ کر تیر چھوڑ دیا، سولان نے بھی اپنی کمان اتاری اور ایک تیر سردار کی طرف کھینچ مارا، دونوں تیر فضا میں ٹکرائے، ایک دھما کہ ہوا، زولان کے تیر سے چنگاڑیاں چھوٹ رہی تھیں۔

یہ دیکھ کر سولان جادو نے اپنے جادو کے جھولے سے ایک پھلجڑی نکالی اسے آگ دکھا کر سردار کی طرف پھینک دیا، پھلجڑی جلتی ہوئی سردار کے پاس آئی، سردار نے پھلجڑی سے بچنے کی کوشش کی مگر وہ کامیاب نہ ہوسکا۔

پھلجڑی اس کے سر پر آ کر پھٹی، چاروں طرف دھواں پھیل گیا، یہ دیکھ کر امیر حمزہ تڑپ کر آگے بڑھے، اور بجلی کی سی تیزی سے سولان جادو کے سر پر پہنچ گئے، انہوں نے نیام سے تلوار نکالی اور سولان کے سر پر بھرپور وار کیا، سولان نے اس حملے سے بچنے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوسکا، تلوار اس کے سر کو کاٹتی ہوئی گزر گئی۔

سولان کا سر کٹ کر دور جا گرا، سولان کے مرتے ہی ہر طرف گھٹا ٹوپ اندھیرا چھا گیا، اور ایک چیخ کی آواز گونجی:

”میں سولان جادو ہوں، افسوس کہ میں امیر حمزہ کے ہاتھوں مارا گیا۔“

کچھ دیر بعد اندھیرا چھٹنا شروع ہوا، جب اندھیرا چھٹ گیا تو وہاں سولان کی لاش پڑی ہوئی تھی، زمین پر سردار زخمی حالت میں پڑا ہوا تھا۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سولان کے مرتے ہی اس کے لشکر میں بدامنی پھیل گئی، پورا لشکر افراتفری کا شکار ہو گیا۔ جس کا جس طرح منہ اٹھا بھاگ کھڑا ہوا، امیر حمزہ نے دشمن پر عام حملے کا حکم دے دیا، امیر حمزہ کا لشکر بھوکے شیروں کی طرح ان پر ٹوٹ پڑا۔

سولان کے لشکری اپنی جانیں بچانے کے لیے ادھر ادھر بھاگنے لگے، امیر حمزہ کے لشکریوں نے انہیں اپنی تلواروں کی دھاروں پر رکھ لیا، اور انہیں گاجر مولی کی طرح کاٹنے لگے، ہر طرف چیخ و پکار مچی ہوئی تھی۔

امیر حمزہ کے لشکریوں کی تلواریں ان کے سروں پر برس رہی تھیں، انہیں کہیں جائے امان نہیں مل رہی تھی، سولان جادو کا لشکر پسپا ہو کر بھاگ کھڑا ہوا۔

میدان ایک بار پھر امیر حمزہ کے ہاتھ رہا تھا، امیر حمزہ کے لشکریوں نے بھاگتے ہوئے ساحروں کا پیچھا کیا، اور پورا لشکر کاٹ کر رکھ دیا، مسلمان خوشی کے شادیانے بجاتے ہوئے پلٹے۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

افراسیاب کی موت

آسمان پر گہرے بادل چھائے ہوئے تھے، کسی بھی لمحے بارش برس سکتی تھی۔

ایسے میں عمرو عیار اپنے گھوڑے پر سوار تیزی سے آگے بڑھ رہا تھا، گھوڑا برق رفتاری سے دوڑ رہا تھا، پھر دیکھتے ہی دیکھتے بادل اور گہرے ہو گئے، تیز ہوا چلنا شروع ہو گئی تھی، عمرو جانتا تھا کہ جلد ہی طوفانی بارش آنے والی ہے۔ وہ جلد سے جلد اپنی منزل تک پہنچ جانا چاہتا تھا۔

گھوڑا سرپٹ بھاگا جا رہا تھا پھر اچانک آسمان سے ایک بوند گری پھر دوسری بوند، پھر تیسری، اور دیکھتے ہی دیکھتے بارش شدت اختیار کرنے لگی، عمرو نے گھوڑے کو ایڑ لگائی، بارش اور ہواؤں کے تھپیڑوں میں گھوڑا آگے بڑھنے لگا۔

تیز بارش کی وجہ سے گھوڑے کی رفتار بھی سست ہو گئی تھی، عمرو عیار کا ابھی کافی سفر باقی تھا۔ گھوڑا بھاگتا رہا، پھر دور اسے خیموں کی ایک بستی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دکھائی دی، عمرو نے تیزی سے گھوڑے کو اس طرف بھگا دیا، خیموں کے پاس پہنچ کر عمرو گھوڑے سے نیچے اترا۔

بارش سے اس کا سارا لباس بھیگ چکا تھا، عمرو خیمے میں داخل ہوا، اندر امیر حمزہ موجود تھے، وہ بے چینی سے اس کا انتظار کر رہے تھے۔

عمرو کو دیکھتے ہی وہ بولے:

''آؤ عمرو، ہم کب سے تمہارا انتظار کر رہے ہیں؟''

عمرو نے جواب دیا۔

''سردار میرا لباس بھیگ چکا ہے، اور ان سے پانی ٹپک رہا ہے۔''

''تم جلدی سے اندر آ جاؤ اور بتاؤ کیا خبر لے کر آئے ہو؟''

امیر حمزہ کے لہجے میں بے چینی تھی۔

عمرو جلدی سے خیمے کے اندر آیا اور بولا:

''سردار! افراسیاب طلسم خاموش میں ایک بہت بڑا لشکر جمع کر رہا ہے، اس بار اس کے لشکر میں بڑے بڑے ساحر موجود ہیں۔''

امیر حمزہ نے یہ سنا تو ایک گہرا سانس لیا اور بولے:

www.iqbalkalmati.blogspot.com

''کیا تم نے دشمن کے لشکر کی نقل و حرکت دیکھی ہے؟''

عمرو نے باادب ہو کر کہا:

''سردار اس بار ان کا لشکر لاکھوں میں ہے، اور وہ تیزی سے جنگی تیاریوں میں مصروف ہے، افراسیاب نے تہیہ کر رکھا ہے کہ اس بار وہ ہم سے بھرپور انتقام لے گا۔''

امیر حمزہ نے سنا تو بولے:

''اس بار ہم بھی افراسیاب پر کاری ضرب لگائیں گے، یہ افراسیاب کے ساتھ ہماری آخری جنگ ہوگی۔''

امیر حمزہ نے اپنے لشکر کو جنگ کے لیے تیار کیا، اور لشکر لے کر طلسم خاموش کی طرف روانہ ہو گئے۔

طلسم خاموش کی سرحد پر دونوں لشکروں کا آمنا سامنا ہوا، یہاں خوب گھمسان کی جنگ ہوئی، دونوں طرف سے تلواریں ایک دوسرے پر لہرا رہی تھیں، افراسیاب کے ساحروں نے اس مرتبہ ساحری کے نئے نئے طریقے ایجاد کیے تھے، وہ سب امیر حمزہ کے لشکر پر آزمانا چاہتے تھے۔

اس بار افراسیاب کے تمام لشکریوں نے یکبارگی ہی اپنے جادو

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کے وار چلانے کا فیصلہ کیا، انہوں نے اپنے اپنے جھولوں سے جادو کی چیزیں نکالیں، اور ان پر سحر پھونک کر فضا میں اچھال دیا، زبردست دھماکے ہونے لگے۔ زمین زور زور سے کانپنے لگی تھی، ہر طرف آگ اور دھوئیں کے بادل پھیل گئے تھے۔ دھواں اس قدر تھا کہ کچھ دکھائی نہ دیتا تھا۔

امیر حمزہ نے یہ دیکھا تو انہوں نے اسم اعظم پڑھ کر پھونکا، ایک زوردار دھماکہ ہوا، اور دھواں چھٹنا شروع ہو گیا، دھواں چھٹتے ہی امیر حمزہ تلوار سونت کر آگے بڑھا، اور ساحروں کو گاجر اور مولی کی طرح کاٹنے لگے، امیر حمزہ کا حملہ اتنا شدید تھا کہ انہوں نے ساحروں کو سنبھلنے کا موقع ہی نہ دیا۔

امیر حمزہ کو بڑھ چڑھ کر حملہ کرتے دیکھ کر امیر حمزہ کا لشکر بھی بپھر گیا، وہ بھی تلواریں سونت کر آگے بڑھے، افراسیاب کے لشکر میں بدحواسی پھیل چکی تھی۔

افراسیاب نے اپنے لشکر کو بدحواس دیکھا تو وہ خود میدان جنگ میں اتر آیا، وہ تلوار کھینچ کر امیر حمزہ پر حملہ آور ہوا، امیر حمزہ تو غصے سے بھرے ہوئے تھے، وہ بھی اپنی تلوار لہراتے ہوئے افراسیاب کی طرف بڑھے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

افراسیاب کے سر پر خون سوار ہو چکا تھا، آج وہ امیر حمزہ سے فیصلہ کن فیصلہ کرنا چاہتا تھا۔ اس نے اپنے جادو کے جھولے میں سے ایک انار نکالا، یہ بڑا خطرناک انار تھا، وہ انار پر کوئی سحر پڑھ کر پھونکنے لگا، پھر اس نے انار کو امیر حمزہ کی طرف اچھال دیا، امیر حمزہ پہلے ہی اس حملے کے لیے تیار تھے، جونہی انار ان کی طرف آیا، انہوں نے اسم اعظم پڑھ کر اس پر پھونکا۔

انار وہیں فضا میں رک گیا، افراسیاب یہ دیکھ کر پریشان ہو گیا، اس نے اپنے جادو کے جھولے سے ایک چھوٹا سا پروں والا تیر نکالا اور اسے اچھال دیا، تیر تیزی سے فضا میں ٹھہرے انار کی طرف لپکا، اور جا کر انار سے جا ٹکرایا، ایک دھماکہ سا ہوا، اور انار پھٹ گیا، انار میں سے چھوٹے چھوٹے ستارے نکل کر ہر طرف پھیلنے لگے۔

ان ستاروں سے اس قدر تیز روشنی پھوٹ رہی تھی کہ دیکھنے والوں کی آنکھیں چکا چوند ہو کر رہ گئیں، سب نے گھبرا کر آنکھیں بند کر لیں۔

یہ دیکھ کر افراسیاب نے ایک قہقہہ لگایا اور گرج کو اپنے لشکروں سے بولا:

"ٹوٹ پڑو ان پر، یہ اب تمہارا کچھ نہیں بگا سکتے۔"

یہ سننا تھا کہ لشکری تیزی سے آگے بڑھے، امیر حمزہ کے لشکریوں کو کچھ نہیں نظر آ رہا تھا، وہ اندھیرے میں ادھر ادھر تلواریں چلا رہے تھے،

www.iqbalkalmati.blogspot.com

افراسیاب کے لشکری تیزی سے آگے بڑھ رہے تھے، امیر حمزہ نے یہ دیکھا تو پریشان ہو گئے۔

انہیں کچھ سجھائی نہیں دے رہا تھا کہ وہ کیا کریں، دشمن سر پر آ پہنچا تھا، اتنے میں عمرو تیزی سے آگے بڑھا، اس نے اپنی زنبیل میں ہاتھ ڈالا، امیر حمزہ حیرت سے عمرو کی طرف دیکھنے لگے تھے، انہیں سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرنے لگا ہے۔

عمرو کا ہاتھ زنبیل سے باہر آیا تو اس میں ایک پڑیا تھی، عمرو نے پڑیا کھول کر پھونک مار کر سفوف ہوا میں بکھیر دیا، اس کے ساتھ ہی تیز ہوا چلنے لگی، دھوئیں کے بادل چھٹنے لگے، اس ہوا کا رخ افراسیاب کے لشکر کی طرف تھا۔

دھوئیں کے وہ بادل اڑ اڑ کر افراسیاب کے لشکر کی طرف جا رہے تھے، یہ دیکھ کر افراسیاب کے لشکری خوف سے پیچھے ہٹنے لگے، افراسیاب بھی یہ دیکھ کر پریشان ہو گیا تھا۔

دیکھتے ہی دیکھتے دھوئیں کے وہ بادل افراسیاب کے لشکریوں کے سروں پر چھا گئے تھے، پھر بادل گرجا اور بجلی کا کوندا لپکا، جس کے ساتھ ہی افراسیاب کے لشکری بے ہوش ہو کر نیچے گر پڑے، افراسیاب نے یہ دیکھا تو وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا۔

افراسیاب کو بھاگتے دیکھ کر عمرو نے اس کی طرف چھلانگ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

لگائی، عمرو کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر افراسیاب بوکھلا اٹھا، وہ سر پر پاؤں رکھ کر بھاگا، عمرو بھی چھلانگیں لگاتا ہوا اس کے سر پر پہنچ گیا، افراسیاب نے جب عمرو کو اتنا قریب دیکھا تو اس کی سٹی گم ہو گئی۔

اب عمرو سے بچنے کا کوئی راستہ اس کے پاس نہ تھا۔

عمرو نے جاتے ہی اسے گردن سے دبوچ لیا، افراسیاب نے گردن چھڑانے کی کوشش کی، اتنے میں لندھور پہلوان بھی وہاں پہنچ گیا، اب تو افراسیاب کی رہی سہی ہمت بھی جواب دے گئی، اس کے دونوں بڑے دشمن اس کے سامنے کھڑے تھے۔

اتنے میں امیر حمزہ بھی اپنا گھوڑا دوڑاتے ہوئے وہاں آ گئے، اب تو افراسیاب کو بچنے کا کوئی راستہ دکھائی نہیں دے رہا تھا، وہ سمجھ گیا کہ اس کا بچنا مشکل ہے۔

امیر حمزہ نے نیام سے اپنی تلوار کھینچی، افراسیاب بوکھلا کر پیچھے ہٹا، امیر حمزہ نے اپنی تلوار بلند کی، افراسیاب نے موت کے خوف سے آنکھیں بند کر لیں، امیر حمزہ کی تلوار پوری قوت سے افراسیاب کی گردن کو کاٹتی ہوئی گزر گئی، افراسیاب کی گردن کٹ کر نیچے جا گری، اور بے جان لاشے کی طرح زمین پر گر گیا۔

افراسیاب کا خاتمہ ہو چکا تھا، طلسم ہوشربا کا سب سے بڑا شہنشاہ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جس کے خوف سے سارا طلسم ہوشربا کانپتا تھا آج اس کی بے جان لاش زمین پر پڑی ہوئی تھی، اس کا سارا غرور خاک میں مل گیا تھا۔

افراسیاب کے بچے کھچے لشکریوں نے جب اپنے شہنشاہ کا یہ انجام دیکھا تو وہ سب خوف سے لرز اٹھے۔

امیر حمزہ نے اپنی تلوار وہیں افراسیاب کی لاش کے پاس پھینکی، اور گھوڑا دوڑا کر اپنے لشکر میں واپس آ گئے۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

امیر حمزہ اور آدم خور درخت

یہ بڑا گھنا جنگل تھا، جہاں زہریلے پودے اور آدم خور درخت بھی تھے، لوگ اس جنگل کا رخ نہیں کرتے تھے، اگر کوئی بھولا بھٹکا مسافر ادھر آ نکلتا تو اس خطرناک جنگل سے کم ہی بچ کر نکلتا، اکثر ان زہریلے پودوں اور آدم خور درختوں کی وجہ سے اپنی جان گنوا بیٹھتا۔

لوگوں نے یہاں کا رخ کرنا ہی چھوڑ دیا تھا، مگر پھر بھی کبھی نہ کبھی کوئی مصیبت کا مارا ادھر آ ہی نکلتا، اور ان زہریلے پودوں کا شکار ہو جاتا۔

امیر حمزہ اس وقت اپنے گھوڑے پر سوار اس جنگل کے قریب سے گزر رہے تھے، امیر حمزہ کے ساتھ عمرو عیار اور لندھور پہلوان تھے، وہ تینوں باتیں کرتے ہوئے چل رہے تھے، انہیں پتہ ہی نہ تھا کہ آگے ایک خونی جنگل ان کا انتظار کر رہا ہے۔

جب وہ جنگل کے قریب سے گزرنے لگے تو لندھور پہلوان نے کہا:

"سردار میرا خیال ہے کہ اس جنگل سے راستہ چھوٹا پڑے گا، ہمیں جنگل والا راستہ اختیار کرنا چاہیے۔"

www.iqbalkalmati.blogspot.com

یہ سن کر عمرو نے منہ بسورتے ہوئے کہا:
''اور اگر جنگل میں جنگلی جانوروں سے آمنا سامنا ہو گیا تو؟''

لندھور پہلوان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا:
''عمرو عیار تم بزدل کب سے ہو گئے، بڑے بڑے جادوگروں اور جنوں کے ساتھ تم بڑی آسانی کے ساتھ مقابلہ کر لیتے ہو، اور جنگلی جانورں سے ڈرتے ہو۔''
عمرو نے ترکی بہ ترکی جواب دیا:
''جانور تو ناسمجھ ہوتے ہیں بالکل تمہاری طرح، انہیں کیا پتہ کہ کوئی بہادر ہے، یا بزدل، میں تو تمہاری وجہ سے پریشان تھا۔''
لندھور پہلوان نے مسکراتے ہوئے کہا:
''تمہیں میری وجہ سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، میرے ساتھ امیر حمزہ ہیں۔''
عمرو نے بھی جواب دیا:
''اور مجھے تو پریشان ہونے کی بالکل ضرورت نہیں، تمہارے ساتھ تو صرف امیر حمزہ ہیں، اور تمہارے ساتھ میں بھی تو ہوں۔''

www.iqbalkalmati.blogspot.com

یہ سن کر تینوں ہنسنے لگے، امیر حمزہ نے عمرو کی طرف دیکھا اور بولے:

ہاں بھئی تم واقعی بہت بہادر ہو، اب تم ہمارے ساتھ ہو تو پھر ہمیں ڈرنے کی کیا ضرورت ہے۔"

عمرو نے فخر سے سینہ تان کر کہا:

"ہاں! یہ تو ہے۔"

اور اس بات پر تینوں ہنس پڑے۔

اب انہوں نے اپنے گھوڑے جنگل میں بڑھا دیے، ابھی تک گھنا اور خطرناک جنگل شروع نہیں ہوا تھا، وہ گھوڑے تیزی سے بھگاتے لے جا رہے تھے، جونہی گھنا جنگل شروع ہوا، انہوں نے گھوڑوں کی رفتار کم کر دی، اب گھوڑے آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہے تھے۔

جوں جوں درختوں کی تعداد بڑھتی جا رہی تھی، گھوڑوں کی رفتار کم ہوتی جا رہی تھی، چلتے چلتے وہ جنگل میں کافی دور تک نکل گئے، اب جنگل میں اندھیرا بڑھتا جا رہا تھا، کہیں لمبی لمبی گھاس تھی تو کہیں جنگلی جھاڑیاں ان کا راستہ روک رہی تھیں، وہ احتیاط سے آگے بڑھتے چلے گئے۔

جب انہیں جنگل میں کافی دیر ہو گئی تو وہ ستانے کے لیے رک گئے، انہوں نے اپنے گھوڑے درختوں کے ساتھ باندھے اور خود درختوں تلے پاؤں پسار کر بیٹھ گئے، امیر حمزہ نے آنکھیں موند لی تھیں،

www.iqbalkalmati.blogspot.com

عمرو اور لندھور بھی پاؤں پسار کر بیٹھ گئے۔

اب رات کا اندھیرا بڑھنے لگا تھا، انہوں نے گھوڑوں سے اپنے کھانے کی پوٹلیاں کھولیں اور وہیں بیٹھ کر کھانا کھانے لگے، پھر ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگے، جب رات خوب گہری ہوگئی تو وہ درختوں پر چڑھ کر سو گئے، رات آہستہ آہستہ گزرتی جا رہی تھی، اور وہ گہری نیند سو چکے تھے۔

جب سورج نکلا تو اٹھ بیٹھے، وہ درختوں سے نیچے اترے، انہوں نے پوٹلیوں سے کھانا نکال کر ناشتہ کیا، گھوڑوں نے بھی جنگلی گھاس کھا کر پیٹ بھر لیا تھا، وہ تینوں گھوڑوں پر سوار ہوئے اور آگے بڑھنے لگے۔

اب لمبی لمبی جنگلی گھاس کے درمیان سے گزر رہے تھے، دوپہر کے وقت وہ ایک جگہ پر رک گئے، انہیں بھوک ستا رہی تھی، ان کے پاس کھانا بھی ختم ہو چکا تھا، پانی بھی کم رہ گیا تھا، وہ گھوڑوں سے اتر کر درختوں تلے بیٹھ گئے، امیر حمزہ اپنی جگہ سے اٹھے اور بولے:

”میں دیکھتا ہوں شاید درختوں پر جنگلی پھل لگے مل جائیں۔“

یہ کہہ کر وہ آگے بڑھے، عمرو نے کہا:

”سردار بھوک کے لیے پریشان نہ ہوں، میں زنبیل سے تازہ کھانا نکالتا ہوں، پھر تینوں مل کر کھائیں گے۔“

www.iqbalkalmati.blogspot.com

امیر حمزہ یہ سن کر پلٹے اور ان کے پاس آ کر بیٹھے، عمرو نے اپنی زنبیل میں ہاتھ ڈالا، اسی لمحے انہیں گھوڑے کے زور زور سے ہنہنانے کی آواز سنائی دی، تینوں نے چونک کر اس طرف دیکھا، جس طرف انہوں نے اپنے گھوڑے کھڑے کیے تھے۔

ان کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں، انہیں اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا، ان کے ایک گھوڑے کو ایک درخت کی بڑی بڑی شاخوں نے جکڑ رکھا تھا، گھوڑا ان شاخوں میں الجھا ہوا تڑپ رہا تھا، وہ تینوں جلدی سے آگے بڑھے، گھوڑا ابھی تک تڑپ رہا تھا، درخت کی شاخوں کا حلقہ اس کے گرد تنگ ہوتا جا رہا تھا، وہ تینوں جونہی آگے بڑھے تو درخت کی شاخوں نے گھوڑے کو چھوڑ دیا گھوڑا نیم مردہ نیچے گر گیا۔

درخت کی شاخیں جلدی سے آگے بڑھیں، اور انہوں نے لندھور کو جکڑ لیا، لندھور نے خود کو ان شاخوں سے چھڑانے کی کوشش کی، مگر آدم خور درخت کی شاخیں اس کے گرد لپٹی جا رہی تھیں، اور لندھور ان شاخوں کے درمیان الجھا ہوا بری طرح تڑپ رہا تھا۔ عمرو جلدی سے آگے بڑھا تو امیر حمزہ نے اسے روک دیا اور بولے:

''عمرو اس طرح تو تم بھی اس آدم خور درخت کے شکنجے میں آ جاؤ گے۔''

www.iqbalkalmati.blogspot.com

عمرو نے بے بسی سے پوچھا:

''سردار پھر کیا کروں، کیا اپنے ساتھی کو موت کی آغوش میں جاتا دیکھ کر آنکھیں بند کر لوں۔''

امیر حمزہ کوئی جواب دیے بغیر آگے بڑھے، انہوں نے نیام سے اپنی تلوار نکالی اور درختوں کی شاخوں کو کاٹنے لگے، درخت کی شاخیں سمٹ کر پیچھے ہٹنے لگیں، اور لندھور کے جسم سے ان کی گرفت ڈھیلی ہونے لگی، یہ دیکھ کر عمرو بھی اپنی تلوار سونت کر آگے بڑھا، اور بڑی احتیاط سے درخت کی شاخیں کاٹنے لگا، لندھور کو کوئی زخم نہ آئے۔

اب امیر حمزہ اور عمرو دونوں اپنی تلواروں سے درخت کی شاخوں کو کاٹنے لگے، درخت کی شاخیں سمٹتے سمٹتے پیچھے ہٹنے لگی تھیں، پھر انہوں نے لندھور کا جکڑا ہوا جسم چھوڑ دیا، اور لندھور دھڑم سے زمین پر آ گرا، وہ نیم بے ہوش ہو چکا تھا۔

دونوں نے لندھور کو کھینچ کر درخت سے دور کیا، لندھور کی آنکھیں نیم کھلی ہوئی تھیں، اور اسے سانس بھی آہستہ آ رہی تھی، دونوں اس پر جھک گئے اور اس کی ہتھیلیوں کو مسلنے لگے، آہستہ آہستہ لندھور نے آنکھیں کھولنا شروع کیں، اس کا سانس بری طرح پھولا ہوا تھا۔

خونی درخت کی شاخیں کٹی ہوئی نیچے گری ہوئی تھیں، لندھور جب پوری طرح ہوش میں آ گیا تو وہ خوف زدہ نظروں سے خونی درخت کی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

طرف دیکھنے لگا، گھوڑا زمین پر مردہ پڑا ہوا تھا۔ اب ان کے پاس دو گھوڑے تھے۔

جب لندھور پوری طرح ہوش میں آ گیا تو تینوں نے مل کر ناشتہ کیا، اور آگے کے سفر کے متعلق سوچنے لگے، لندھور عمرو کے ساتھ اس کے گھوڑے پر سوار ہوا، پھر وہ دونوں گھوڑے آگے بڑھنے لگے، اب وہ بڑی احتیاط سے آگے بڑھ رہے تھے، آگے اور آدم خور درخت بھی ہو سکتا تھا۔

گھوڑے آہستہ رفتار سے آگے بڑھ رہے تھے، انہیں پتہ نہیں تھا کہ کون سا درخت آدم خور ہے، آگے زہریلے پودے بھی تھے، لندھور ابھی تک خوف زدہ تھا، اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ موت کے منہ سے بچ نکلا ہے، وہ کچھ آگے بڑھے تو ایک درخت کی شاخیں آگے بڑھنے لگیں۔

یہ دیکھ کر امیر حمزہ نے اپنا گھوڑا روک لیا، وہ گھوڑے سے نیچے اترے، اپنی تلوار سونت کر آگے بڑھ رہے تھے، لندھور خوف زدہ نظروں سے یہ منظر دیکھ رہا تھا، امیر حمزہ بڑی احتیاط سے آگے بڑھ رہے تھے۔ پھر درخت سے کچھ فاصلے پر پہنچ کر وہ رک گئے، درخت کی شاخیں تیزی سے ان کی طرف بڑھیں۔

امیر حمزہ نے اپنی تلوار بلند کی اور پوری طاقت سے درخت کی ایک

www.iqbalkalmati.blogspot.com

شاخ پر کھینچ ماری، شاخ کٹ کر نیچے جا گری، اس کے ساتھ ہی درخت کی باقی شاخیں سمٹنے لگیں، یہ آدم خور درخت تھا، اب امیر حمزہ ہمت کر کے آگے بڑھے، اور تیزی سے تلوار گھمانے لگے، درخت کی شاخیں کٹ کٹ کر نیچے گرنے لگیں، پل بھر میں امیر حمزہ نے درخت کی ساری شاخیں کاٹ ڈالیں، یہ دیکھ کر عمرو اور لندھور کو اطمینان ہوا۔

عمرو بولا:

''سردار نا جانے اس جنگل میں کتنے اور ایسے درخت ہوں گے، ہمیں احتیاط سے آگے بڑھنا ہوگا۔''

امیر حمزہ نے سر ہلاتے ہوئے کہا:

''ہاں...... عمرو تم ٹھیک کہہ رہے ہو، خدا کا شکر ہے کہ لندھور بچ گیا، اگر ہمیں ذرا سی بھی دیر ہو جاتی تو وہ خونی درخت اس کے جسم کا سارا خون پی لیتا، یہ درخت بڑے خوفناک بلکہ خطرناک ہوتے ہیں، یہ اپنے شکار کو اس وقت تک نہیں چھوڑتے جب تک اس کے خون کا آخری قطرہ تک نہیں پی لیتے، میں تمہیں ایک اور بات بتاؤں، جہاں ایسے درخت پائے جاتے ہیں وہاں زہریلے پودے بھی موجود ہوتے ہیں، اب ہمیں بڑی احتیاط سے کام لینا ہوگا، صرف درختوں ہی سے نہیں بچنا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بلکہ زہریلے پودوں سے بھی بچنا ہوگا۔"

عمرو ایک گہرا سانس لے کر بولا:

"سردار ہم نے بڑی غلطی کی جو اس جنگل کا راستہ اختیار کیا۔"

لندھور نے پہلی بار منہ کھولا اور بولا:

"ہمیں کیا پتہ تھا کہ یہ جنگل اتنا خطرناک ہے، ورنہ کبھی اس جنگل میں نہ آتے، اگر سردار وقت پر میری مدد نہ کرتے تو میرا کیا ہوتا۔"

یہ کہہ کر لندھور کانپ کر رہ گیا، امیر حمزہ نے آگے بڑھ کر اسے تھپکی دی اور بولے:

"لندھور اب بھول جاؤ ان باتوں کو، چلو ہم اپنے سفر کا آغاز کریں، جتنی جلدی ہو سکے ہمیں اس جنگل سے نکل جانا چاہیے۔"

یہ کہہ کر امیر حمزہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے، اور احتیاط سے گھوڑے کو آگے بڑھایا، اب امیر حمزہ بڑے غور سے دائیں بائیں اور سامنے درختوں کی طرف دیکھ رہے تھے، کہ نا جانے کون سا درخت آدم خور ہو، گھوڑے آہستہ رفتار سے آگے بڑھتے رہے۔ اب جنگل کا گھنا پن ختم ہو رہا تھا، وہ بڑی احتیاط سے آگے بڑھتے رہے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دوپہر ڈھل چکی تھی کہ وہ جنگل کے آخری کنارے پر پہنچ گئے، اب ان کے سامنے ایک میدان تھا، تینوں نے خدا کا شکر ادا کیا کہ وہ اس خونی جنگل سے نکل آئے ہیں، اب انہوں نے اپنے گھوڑے برق رفتاری سے میدان کی طرف بڑھا دیے۔

جنگل اب پیچھے رہ گیا تھا، اور گھوڑے میدان کو روندتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

امیر حمزہ اور سیاہ گلاب

بصریٰ کا بادشاہ نیم غنودگی کے عالم میں اپنے بستر پر لیٹا ہوا تھا، شاہی طبیب اس کے پاس بیٹھا نبض دیکھ رہا تھا، امراء دائیں بائیں کھڑے تھے، طبیب کے چہرے پر مایوسی چھائی ہوئی تھی، وہ کتنی ہی دیر تک بادشاہ کی نبض دیکھتا رہا، پھر مایوسی سے سر ہلا کر بادشاہ کا ہاتھ چھوڑ دیا۔

اس نے گہرا سانس لیا اور بولا:

”بادشاہ سلامت بہت کمزور ہو چکے ہیں، اب ان کے بچنے کی امید بہت کم ہے۔ ان کی نبض آہستہ آہستہ ڈوب رہی ہے۔“

یہ سن کر تمام امراء کے چہرے زرد پڑ گئے، وہ سب اپنے بادشاہ کو بہت چاہتے تھے، بادشاہ تھا بھی بہت اچھا، وہ رعایا کا بڑا خیال رکھتا تھا، اس کے عہد میں ہر طرف عدل و انصاف کا دور دورہ تھا۔ کسی کی مجال نہ تھی کہ کسی مظلوم پر ظلم کرتا، ہر طرف خوشحالی ہی خوشحالی تھی۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

پھر اچانک بادشاہ بیمار ہو گیا، اس کا بہت علاج کرایا گیا، مگر بیماری کم ہونے کے بجائے بڑھتی ہی چلی گئی، اور بادشاہ مستقل بستر سے لگ کر رہ گیا، وزیر اعظم نے دور دراز سے بھی طبیب بلوائے مگر کسی کی سمجھ میں بادشاہ کی بیماری نہ آسکی، اور آج شاہی طبیب نے یہ کہہ کر سب کو پریشان کر دیا تھا کہ بادشاہ کی زندگی کے دن گنے چنے رہ گئے ہیں۔

وزیر اعظم نے آگے بڑھ کر شاہی طبیب سے کہا:

"شاہی طبیب! بادشاہ کی صحت یابی کا کوئی تو علاج ہو گا۔"

شاہی طبیب نے انکار میں سر ہلا دیا، وزیر اعظم کے چہرے پر مایوسی چھا گئی، اسی دوران ایک غلام کمرے میں داخل ہوا اس نے وزیر اعظم کو جھک کر سلام کیا اور بولا:

"عالی جاہ! پڑوسی ملک سے ایک طبیب آیا ہے، وہ بادشاہ سلامت کی نبض دیکھنا چاہتا ہے، اگر اجازت ہو تو اسے حاضر کیا جائے۔"

ڈوبتے کو تنکے کا سہارا ہی کافی ہوتا ہے، وزیر اعظم نے اسے آنے کی اجازت دی، تھوڑی دیر بعد ایک بوڑھا طبیب کمرے میں داخل ہوا، اس کے چہرے سے نور ٹپک رہا تھا، اس نے کمرے میں آکر وزیر اعظم کو سلام کیا، پھر بادشاہ کے پاس بیٹھ کر اس کی نبض دیکھنے لگا۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اس نے اپنا تھیلا کھولا، اس میں سے ایک معجون نکال کر چمچ کے ذریعے بادشاہ کو کھلا دی، اور بادشاہ کی نبض پکڑ کر بیٹھ گیا، تھوڑی دیر بعد بادشاہ نے تھوڑی سی آنکھیں کھول کر دیکھا پھر کمزور آواز میں بولا:

"وزیراعظم میں اب زندہ نہیں رہوں گا، مجھے اپنے مرنے کا دکھ نہیں، میں اس بات پر پریشان ہوں کہ اب رعایا کا کیا ہوگا۔"

وزیراعظم یہ سن کر آگے بڑھا اور بولا:

"عالی جاہ! آپ گھبرائیں نہیں، اللہ نے چاہا تو آپ جلد ٹھیک ہو جائیں گے۔"

یہ سن کر بادشاہ نے مایوسی کے عالم میں وزیراعظم کی طرف دیکھا اور انکار میں سر ہلایا، بوڑھے طبیب نے بادشاہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا:

"حضور وزیراعظم صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں، آپ گھبرائیں نہیں آپ جلد صحت یاب ہو جائیں گے، میں نے آپ کی نبض دیکھی ہے، پریشانی کی کوئی بات نہیں، اب آپ آرام کریں انشاء اللہ آپ جلد ہی صحت یاب ہوں گے۔"

یہ سن کر بادشاہ نے آنکھیں موند لیں۔

وزیراعظم جلدی سے اس بوڑھے طبیب کی طرف بڑھا، اس کے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

چہرے پر اب اطمینان کی جھلک نظر آ رہی تھی، بادشاہ کا کچھ دیر کے لیے ہوش میں آنا اس بات کی طرف اشارہ کر رہا تھا کہ خطرے کی کوئی بات نہیں، انشاءاللہ بادشاہ کو جلد ہی صحت مل جائے گی۔

"محترم طبیب! کیا بادشاہ حضور کی بیماری آپ کی سمجھ میں آ گئی؟"

وزیراعظم نے بے قرار ہو کر پوچھا۔

بوڑھے طبیب نے نظریں اٹھا کر وزیراعظم کی طرف دیکھا پھر مسکراتے ہوئے کہا:

"محترم وزیراعظم! میں بادشاہ کا مرض سمجھ چکا ہوں، اور ان کا علاج کیا ہے میں یہ بھی جانتا ہوں، آپ حوصلہ رکھیں۔"

وزیراعظم نے بے تاب ہو کر پوچھا:

"محترم طبیب پھر آپ جلدی سے بادشاہ کا علاج شروع کر دیں۔"

بوڑھے طبیب نے وزیراعظم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا:

"بادشاہ سلامت کا علاج سیاہ گلاب میں ہے، اگر سیاہ گلاب مل جائے تو بادشاہ سلامت صحت یاب ہو سکتے ہیں۔"

www.iqbalkalmati.blogspot.com

وزیراعظم نے یہ سنا تو فوراً بول اٹھا:

''میں آج ہی سیاہ گلابوں کا آپ کے سامنے ڈھیر لگا دوں گا۔''

شاہی طبیب نے یہ سنا تو ایک گہرا سانس لے کر بولا:

''محترم وزیراعظم! بادشاہ سلامت کا علاج عام سیاہ گلابوں میں نہیں ہے، یہ سیاہ گلاب بہت ہی خاص ہے، اور وہ یہاں سے کوسوں دور دلدلی علاقے کے پار ایک خوشنما میدان میں کھلا ہوا ہے، اگر وہ گلاب مل جائے تو بادشاہ سلامت کا علاج ہوسکتا ہے۔''

وزیراعظم یہ سن کر بولا:

''ہم ابھی ملک بھر میں اعلان کروا دیتے ہیں جو شخص وہ سیاہ گلاب لے کر آئے گا ہم اس کا منہ موتیوں سے بھر دیں گے۔''

یہ کہہ کر وزیراعظم بادشاہ کی خواب گاہ سے نکل گیا، اب وزیراعظم نے ملک بھر میں یہ اعلان کروا دیا کہ جو دلدلی علاقے کے پار میدان میں اگے سیاہ گلاب کو لے کر آئے گا اسے منہ مانگا انعام دیا جائے گا، بہت سے نوجوان اس گلاب کی تلاش میں روانہ ہو گئے۔

امیر حمزہ بھی ان دنوں بصرہ میں موجود تھے، وہ بھی بادشاہ کی بیماری

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کا سن کر یہاں آئے تھے۔ انہیں جب پتہ چلا کہ بادشاہ کا علاج صرف سیاہ گلاب سے ہو سکتا ہے تو وہ وزیراعظم سے ملے اور بولے:

"محترم وزیراعظم! آپ گھبرائیں نہیں، اللہ نے چاہا تو میں جلد وہ گلاب لے کر آؤں گا، انشاء اللہ بادشاہ سلامت صحت یاب ہو جائیں گے۔"

وزیراعظم یہ سن کر بولا:

"امیر حمزہ مجھے امید ہے کہ آپ وہ سیاہ گلاب ضرور لے کر آئیں گے، اگر آپ وہ سیاہ گلاب لے آئیں تو ہم زندگی بھر آپ کا احسان نہیں بھولیں گے۔"

یہ کہتے ہوئے وزیراعظم کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے، امیر حمزہ نے آگے بڑھ کر وزیراعظم کو تسلی دی، اور ان سے اجازت لے کر وہاں سے روانہ ہو گئے، امیر حمزہ شاہی مہمان خانے میں ٹھہرے ہوئے تھے انہوں نے جلدی جلدی سفر کی تیاری کی۔

پھر محل سے باہر آ کر اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے، اور اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گئے، امیر حمزہ اچھی طرح جانتے تھے کہ یہ سفر آسان نہیں بڑا پر خطر ہے۔ انہیں قدم قدم پر جان کا اندیشہ ہو گا، مگر وہ یہ سب اس نیک دل بادشاہ کے لیے کر گزرنے کے لیے تیار تھے۔

ان کا گھوڑا برق رفتاری سے اپنی منزل کی طرف بھاگا چلا جا رہا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تھا، ابھی ان کی منزل بہت دور تھی، نا جانے اس مہم میں انہیں کتنے دن لگ جاتے یا پھر مہینے، مگر وہ نا امید نہیں تھے۔ انہیں اللہ پر پورا بھروسہ تھا، وہ جانتے تھے کہ وہ اپنی مہم میں ضرور کامیاب ہوں گے۔

گھوڑا اپنی منزل کی طرف بڑھتا چلا جا رہا تھا، دوپہر کے وقت امیر حمزہ ایک سرسبز و شاداب میدان میں پہنچ کر رک گئے، ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی، امیر حمزہ نے گھوڑا ایک درخت کے ساتھ باندھا، اور خود دوسرے درخت کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئے، ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں سے ان کی آنکھیں بند ہونے لگیں، انہوں نے کچھ دیر آرام کرنے کے بعد آنکھیں موند لیں۔

جب دوپہر ڈھلنے لگی تو ان کی آنکھ کھل گئی، نیند لے کر وہ تازہ دم ہو چکے تھے، انہوں نے ادھر ادھر سے گھاس اکٹھی کر کے گھوڑے کے آگے ڈالی، گھوڑا گھاس چرنے لگا، جب گھوڑا چر چکا تو امیر حمزہ گھوڑے پر سوار ہو کر اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گئے۔

گھوڑا برق رفتاری سے آگے بڑھ رہا تھا، اب شام کے سائے اترنے لگے، امیر حمزہ نے سوچا کہ رات ہونے سے پہلے پہلے انہیں کسی محفوظ جگہ پر پہنچ جانا چاہیے، یہ سوچ کر انہوں نے گھوڑے کو ایڑ لگائی، گھوڑا سرپٹ ہو کر ہوا سے باتیں کرنے لگا، اندھیرا آہستہ آہستہ چھانے لگا تھا، امیر حمزہ کو کچھ دور ایک جھونپڑی دکھائی دی، انہوں نے گھوڑا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جھونپڑی کی طرف بڑھایا۔

جھونپڑی کے قریب پہنچ کر وہ گھوڑا روک کر نیچے اترے، اتنے میں جھونپڑی کا دروازہ کھلا اور ایک سفید باریش بزرگ مسکراتے ہوئے باہر آئے اور بولے:

''آؤ آؤ امیر حمزہ! میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا۔''

امیر حمزہ نے یہ سنا تو حیرت سے بولا:

''محترم بزرگ! آپ میرا انتظار کر رہے تھے، مگر کیوں؟''

''امیر حمزہ پہلے اندر آ کر کھانا کھا لو، پھر تمہیں ساری بات بتا دوں گا۔''

امیر حمزہ نے گھوڑے کو باہر ایک درخت کے ساتھ باندھا، پھر محترم بزرگ کے ساتھ جھونپڑی میں آ گئے، انہوں نے امیر حمزہ کے ہاتھ دھلوائے، پھر ان کے آگے کھانا رکھا، کھانا بڑا لذیذ تھا، بھنا ہوا گوشت اور گرم گرم روٹیاں۔

امیر حمزہ حیران ہوئے کہ اس ویرانے میں یہ گوشت اور گرم گرم روٹیاں کہاں سے آ گئیں، محترم بزرگ ان کی دل کی کیفیت بھانپ چکے تھے فوراً بولے:

''امیر حمزہ! تم کس سوچ میں پڑ گئے، یہ رزق اللہ نے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بھیجا ہے، تمہارے لیے، جو پتھر میں موجود کیڑے کو بھی
رزق دیتا ہے، وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔"

امیر حمزہ یہ سن کر سر جھکا کر بولے:

"محترم بزرگ آپ درست کہتے ہیں، اللہ رب العزت
ہر چیز پر قادر ہے، وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔"

یہ کہہ کر امیر حمزہ خاموشی سے کھانا کھانے لگے، کھانے سے فارغ ہو کر امیر حمزہ ان محترم بزرگ کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے:

"محترم بزرگ بتایئے آپ میرا انتظار کیوں کر رہے
تھے، میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں؟"

بزرگ نے مسکراتے ہوئے کہا:

"امیر حمزہ میں جانتا ہوں کہ تم بصرہ کے بادشاہ کی
بیماری کے علاج کے لیے سیاہ گلاب کی تلاش میں نکلے
ہوں، میں تمہاری مدد کرنا چاہتا ہوں، اسی لیے میں تمہارا
انتظار کر رہا ہوں۔"

یہ کہہ کر بزرگ نے امیر حمزہ کو چاندی کی سرخ نگینے والی ایک انگوٹھی دی اور ایک تلوار ان کی گردن میں حمائل کی اور بولے:

"یہ دونوں چیزیں راستے کی مشکلات میں تمہاری مدد
کریں گی، یہ بڑا پر خطر راستہ ہے، سیاہ گلاب تک پہنچنا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

آسان کام نہیں، یہ بڑی جان جوکھم کی مہم ہے۔''

امیر حمزہ نے دونوں چیزیں لے کر بزرگ کا شکریہ ادا کیا۔

بزرگ نے کہا:

''امیر حمزہ تم ابھی اپنے سفر پر روانہ ہو جاؤ اور جتنی جلدی ہو سکے اس مہم کو سر کر لو بادشاہ کی حالت بہت خراب ہے۔''

امیر حمزہ بزرگ کا شکریہ ادا کر کے جھونپڑی سے باہر آیا، اور بزرگ کو سلام کر کے اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر وہاں سے روانہ ہو گیا۔

راستے میں کئی جنگل آئے، کئی میدان آئے امیر حمزہ نے اپنا سفر جاری رکھا، ابھی وہ دلدلی علاقہ نہیں آیا تھا جس کے پار وہ میدان تھا جہاں سیاہ گلاب اگا ہوا تھا۔

امیر حمزہ سوچنے لگے کہ وہ دلدلی علاقہ کس طرح پار کریں گے، وہ انہی سوچوں میں آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے، پھر دور ہی انہیں وہ دلدلی علاقہ نظر آ گیا، جس کے پار وہ میدان تھا جہاں سیاہ گلاب اگا ہوا تھا۔

امیر حمزہ کا گھوڑا سرپٹ بھاگا چلا جا رہا تھا، دلدلی علاقہ قریب آ رہا تھا، جب امیر حمزہ قریب پہنچے تو یہ دیکھ کر پریشان ہو گئے کہ ان کے سامنے ایک بہت بڑی دلدل تھی، دلدل اس قدر خوفناک تھی کہ اس میں سے بڑے بڑے بلبلے پھوٹ رہے تھے، دلدل کو دیکھ کر امیر حمزہ کو

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جھرجھری سی آ گئی۔

انہوں نے گھوڑا روک لیا اور سوچنے لگے کہ اب کیا کریں اس خطرناک دلدل کو پار کرنا بڑا مشکل تھا۔ وہ سوچتے رہے، جب کوئی ترکیب ان کے ذہن میں نہ آئی تو انہوں نے دلدل کے کنارے کنارے گھوڑے کو آہستہ آہستہ چلانا شروع کر دیا، وہ گھوڑے پر سوار کتنی دور تک چلے گئے تھے، مگر دلدل ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

امیر حمزہ ایک نیک مقصد لے کر نکلے تھے، انہیں یقین تھا کہ وہ اپنے مقصد میں ضرور کامیاب ہوں گے، وہ واپس پلٹے اور گھوڑے پر سوار اس جگہ پر آ گئے، جہاں سے انہوں نے اپنا سفر شروع کیا تھا، یہاں پہنچ کر وہ ایک بار پھر رک گئے، اور دلدل پار کرنے کی کوئی ترکیب سوچنے لگے، کافی دیر گزر گئی مگر کوئی ترکیب ان کے ذہن میں نہ آئی۔

امیر حمزہ کا دھیان بزرگ کی دی ہوئی انگوٹھی اور تلوار کی طرف گیا، وہ سوچنے لگے کہ اس تلوار اور انگوٹھی سے وہ کیا کام لے سکتے ہیں، مگر انہیں کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا بے خیالی میں انہوں نے وہ انگوٹھی انگلی سے اتاری اور اسے غور سے دیکھنے لگے، مگر کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

امیر حمزہ نے بے خیالی میں انگوٹھی کا نگینہ دلدل کی طرف کیا، نگینے سے دھوئیں کی ایک پتلی سی لکیر نکلی اور دلدل کے اوپر سیدھی آگے تک چلی گئی، اور دلدل کے دوسرے کنارے پر جا کر ختم ہو گئی، اب امیر حمزہ کو

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دلدل کے اوپر ایک سفید راستہ دکھائی دے رہا تھا، جس کے نیچے وہ خطرناک دلدل ابل رہی تھی، امیر حمزہ حیرت سے اس راستے کی طرف دیکھنے لگے۔

پھر انہوں نے جھک کر ایک پتھر اٹھایا اور اسے اس سفید راستے کی طرف اچھال دیا، دوسرے ہی لمحے وہ حیرت زدہ رہ گئے پتھر اس راستے کے اوپر گرا اور وہیں ٹک گیا، نیچے دلدل ابل رہی تھی، امیر حمزہ کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ یہ کیا ہے؟

پتھر دلدل میں نہیں گرا تھا، اس کا مطلب تھا کہ دلدل کے اوپر ایک ٹھوس راستہ بن چکا ہے، اور وہ اس راستے پر چل کر آگے جا سکتے ہیں۔ اب امیر حمزہ نے ایک اور پتھر اٹھایا اور اسے راستے کی طرف اچھال دیا، وہ پتھر بھی دلدل کے اندر نہ گرا۔

امیر حمزہ خوش ہوئے کہ دلدل کے اوپر راستہ بن گیا ہے۔ انہوں نے گھوڑے کو ایک درخت کے ساتھ باندھا، اور خود للہ کا نام لے کر دلدل کی طرف چل پڑے، دلدل کے قریب پہنچ کر انہوں نے سفید راستے پر قدم رکھا، ان کا پاؤں راستے پر ٹک گیا، پھر کو انہوں نے دوسرا پاؤں اٹھایا۔

اب وہ دلدل کے راستے پر کھڑے تھے، نیچے خطرناک دلدل ابل رہی تھی، اس کے بلبلے اوپر اٹھ رہے تھے، امیر حمزہ اللہ کا نام لے کر آگے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بڑھنے لگے۔

وہ بڑی احتیاط سے آگے بڑھ رہے تھے، یہ راستہ زیادہ چوڑا نہیں تھا، تنگ تھا، اس لیے امیر حمزہ بڑی احتیاط سے قدم اٹھاتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے، وہ اللہ کا نام لے کر آگے بڑھتے رہے، میدان سے فاصلہ کم ہوتا جا رہا تھا، وہ ایک ایک قدم احتیاط سے اٹھا رہے تھے۔

اب وہ دلدل کے وسط میں پہنچ چکے تھے، سامنے انہیں وہ سرسبز میدان نظر آ رہا تھا، جہاں سے انہیں وہ سیاہ گلاب حاصل کرنا تھا، وہ چلتے چلتے دلدل کے دوسرے کنارے تک پہنچ گئے، میدان میں قدم رکھتے ہی وہ آگے بڑھنے لگے، میدان بڑا سرسبز و شاداب تھا۔

میدان میں پہنچ کر وہ سیاہ گلاب کو تلاش کرنے لگے، مگر سیاہ گلاب انہیں کہیں دکھائی نہ دیا، اب تو امیر حمزہ پریشان ہوئے، سیاہ گلاب کو اسی میدان میں ہونا چاہیے تھا، انہوں نے ہمت نہ ہاری اور تلاش جاری رکھی، آخر انہیں وہ سیاہ گلاب مل ہی گیا۔

وہ ایک چھوٹی سی شاخ پر لہلہا رہا تھا، امیر حمزہ جلدی سے اس طرف لپکے، اور جھک کر سیاہ گلاب کو ٹہنی سے توڑ لیا، اب وہ تیزی سے دلدل کی طرف بڑھے، اسی لمحے سامنے کی زمین پھٹی اور ایک خوفناک شکل کا دیو باہر نکلا۔

امیر حمزہ دیو کو دیکھ کر ٹھٹھک کر رک گئے، دیو خونخوار انداز میں ان

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کی طرف بڑھا اور بولا:

"وہ سیاہ گلاب میرے حوالے کر دو ورنہ تمہیں اس دلدل میں پھینک دوں گا۔"

"میں وہ گلاب تمہیں نہیں دے سکتا۔"

امیر حمزہ نے فیصلہ کن لہجے میں جواب دیا۔

دیو اب تیزی سے آگے بڑھا، اس کے تیور خطرناک لگ رہے تھے، اچانک امیر حمزہ کو بزرگ کی دی ہوئی تلوار کا خیال آیا، انہوں نے گلے سے تلوار اتاری اور دیو سے مقابلے کے لیے آگے بڑھے، دیو گھبرا کر پیچھے ہٹا، امیر حمزہ نے پوری قوت سے تلوار اس کے سینے میں گھونپ دی۔

دیو کے حلق سے ایک خوفناک چیخ نکلی اور وہ اچھل کر دلدل میں جا گرا، دلدل نے تیزی سے ابلنا شروع کر دیا، دیو آہستہ آہستہ دلدل میں دھنستا جا رہا تھا، جب دیو پورا دلدل میں دھنس گیا تو امیر حمزہ جلدی سے دلدل کے کنارے پر پہنچے اور سفید راستے پر پاؤں رکھ دیا۔

امیر حمزہ دیکھ چکے تھے کہ یہ دلدل بڑی خطرناک ہے، وہ بڑی احتیاط سے آگے بڑھنے لگے، پھر وہ دلدل کی دوسری طرف جا اترے، انہوں نے انگلی سے اپنی انگوٹھی اتاری اور اس کے نگینہ کا رخ دلدل پر بنے راستے کی طرف کر دیا، نگینے سے سفید رنگ کا دھواں نکلا، اور دلدل

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کے راستے کے اوپر چھا گیا، جب دھواں چھٹا تو وہاں راستہ نہیں تھا۔

امیر حمزہ اپنے گھوڑے کی طرف بڑھے، اس پر سوار ہوئے اور بصرہ کی طرف روانہ ہو گئے، سیاہ گلاب ان کے پاس تھا، بصرہ پہنچ کر انہوں نے سیاہ گلاب بوڑھے طبیب کو دیا، بوڑھے طبیب نے سیاہ گلاب کو عرق گلاب میں گھس کر بادشاہ سلامت کو پلایا تو بادشاہ تندرست ہو گیا۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

امیر حمزہ اور شاہ جنات

عامر ایک بہت بڑا سوداگر تھا، وہ ملک شام میں اپنا تجارتی سامان لے کر گیا تھا، وہاں اس کا سامان جلد ہی بک گیا تھا، اور اسے ڈھیروں منافع ہوا تھا، عامر بڑا خوش تھا کہ اسے اس بار ڈھیروں منافع ہوا ہے، اس نے شام سے تجارتی سامان لیا اور اپنے قافلے کے ساتھ بصرہ کی طرف روانہ ہو گیا۔

عامر بڑا نیک دل انسان تھا، مگر اس میں ایک خامی تھی، وہ بڑا لاپرواہ تھا، اپنی چیزوں کو سنبھال کر نہیں رکھتا تھا، انہیں بے ترتیبی سے ادھر ادھر پھینک دیتا تھا، اور جب اسے اس چیز کی ضرورت پڑتی تو بڑی مشکل سے وہ چیز تلاش کرتا، عامر کی بیوی اس کی اس عادت سے بڑی تنگ تھی، وہ اسے اکثر سمجھاتی:

"اپنی چیزوں کو اس طرح بے ترتیبی سے نہ پھینکا کرو، انہیں سنبھال کر رکھا کرو، کسی دن تم اپنی اس بری عادت کی وجہ سے کسی مصیبت میں پھنس جاؤ گے۔"

www.iqbalkalmati.blogspot.com

عامر اپنی بیوی کی بات ایک کان سے سنتا تو دوسرے سے نکال دیتا، اور کہتا:

''بھلا میں کسی مصیبت میں کیسے پھنس سکتا ہوں، تمہیں تو یونہی وہم گھیر لیتا ہے۔''

اور اس کی بیوی خاموش ہو کر رہ جاتی، مگر کچھ دیر بعد اسے سمجھاتی، مگر عامر پر اس کی باتوں کا کوئی اثر نہ ہوتا، وہ اپنی زندگی اسی ترتیب سے گزارتا رہا۔

جب وہ تجارت کے لیے ملک شام جانے لگا تو اس کی بیوی نے اسے ایک بار پھر سمجھایا:

''وہاں خیال رکھنا، وہاں جا کر اپنی چیزیں ادھر ادھر نہ بکھیر دینا، وہاں میں نہیں ہوں گی، جو تمہیں چیزیں تلاش کر کے دے سکوں، وہاں تمہیں اپنا خیال خود رکھنا ہوگا۔''

عامر نے منہ بسورتے ہوئے جواب دیا:

''بس رکھ لوں گا اپنا خیال، تم تو یونہی پریشان ہو رہی ہو۔''

پھر عامر تجارت کا سامان لے کر شام کی طرف روانہ ہو گیا، یہاں بھی اس کا یہی حال رہا، جو بصرہ میں تھا، اس کے غلام بے چارے اسے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اس کی چیزیں تلاش کر کے دیتے۔

اب وہ شام سے تجارتی سامان لے کر واپس بصرہ جا رہا تھا، راستے میں ایک جنگل کے پاس رات ہو گئی، سارا قافلہ اس جنگل کے کنارے اترا، وہاں پڑاؤ ڈالا گیا، خیمے لگائے گئے، اور رات بسر کرنے کے لیے سب وہیں ٹھہر گئے۔

عامر رات کا کھانا کھانے کے بعد اپنے خیمے سے باہر نکلا، اس کے ہاتھ میں چند کھجوریں تھیں، جنہیں کھاتا ہوا وہ لاپرواہی سے گٹھلیاں ادھر ادھر پھینک رہا تھا، اس بار عامر نے کھجور کھا کر گٹھلی پھینکی تو اسے ایک چیخ کی آواز سنائی دی۔

عامر نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا، مگر آس پاس تو کوئی بھی نہیں تھا، مگر عامر نے چیخ کی آواز تو خود سنی تھی، وہ ٹھٹھک کر رک گیا، اچانک اسے ایک گرج دار آواز سنائی دی:

"میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا، تم نے میرے بیٹے کو قتل کر دیا ہے۔"

عامر نے چونک کر آواز کی سمت دیکھا تو اس کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا اس کے سامنے ایک خوفناک شکل کا جن کھڑا تھا، جن کی آنکھوں میں غصہ تھا، وہ نفرت بھرے لہجے میں عامر کی طرف دیکھ رہا تھا، جن کو دیکھ کر عامر سہم گیا اور گھگھیاتے ہوئے بولا:

www.iqbalkalmati.blogspot.com

''مجھے معاف کر دو، میں نے تمہارے بیٹے کو نہیں مارا،
میں نے تو تمہارے بیٹے کو دیکھا تک نہیں، پھر اسے
کیسے مار سکتا ہوں، تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔''

یہ سن کر جن گرج کر بولا:

''تم نے ہی میرے بیٹے کو مارا ہے، تم کھجوریں کھا کر جو
گٹھلیاں پھینک رہے تھے ان میں سے ایک گٹھلی
میرے بیٹے کی آنکھ میں لگی اور وہ ہلاک ہو گیا۔''

عامر نے یہ سنا تو دھک سے رہ گیا، پھر ہمت کر کے بولا:

''جن مجھے معاف کر دو، بھلا گٹھلی سے بھی کسی کی جان
جا سکتی ہے؟''

جن گرج کر بولا:

''ہاں جا سکتی ہے، ہم جنات کی جان کسی نہ کسی چیز میں
ہوتی ہے، اور میرے بیٹے کی جان اس کی آنکھ میں تھی،
تم نے جو گٹھلی پھینکی وہ اس کی آنکھ میں لگی اور وہ مر گیا،
میں شاہ جنات ہوں اب تمہیں چھوڑوں گا نہیں۔''

عامر نے یہ سنا تو خوف سے تھر تھر کانپنے لگا، اب اسے اپنی بیوی کی بات یاد آنے لگی:

''کسی روز تم اپنی اس عادت کی وجہ سے کسی مصیبت

www.iqbalkalmati.blogspot.com

میں پھنس جاؤ گے۔''

مگر اب کیا ہو سکتا تھا، وہ مصیبت میں تو پھنس چکا تھا، اس کی وجہ سے شاہ جنات کے بیٹے کی جان چلی گئی تھی، اب وہ اسے زندہ نہیں چھوڑے گا، عامر کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے، اس نے شاہ جنات سے التجا کرتے ہوئے کہا:

''شاہ جنات مجھے معاف کر دو، مجھے نہیں پتہ تھا کہ تمہارا بیٹا اس گٹھلی کے لگنے سے اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے گا، تم جتنی دولت چاہو مجھ سے لے لو، میں دینے کے لیے تیار ہوں، مگر میری جان بخشی کر دو۔''

شاہ جنات نہ مانا اور بولا:

''جان کے بدلے جان ہے۔''

جب عامر نے دیکھا کہ شاہ جنات کسی طرح اس کی جان نہیں چھوڑے گا تو اس نے التجا کی:

''اگر تم مجھے مارنا ہی چاہتے ہو تو ٹھیک ہے مگر مجھے ایک ماہ کی مہلت دے دو، میں اپنے شہر پہنچ کر جس جس کا لینا دینا ہے، وہ حساب بے باق کر لوں، اور اپنے بیوی بچوں سے بھی آخری بار مل آؤں، میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ ٹھیک ایک ماہ بعد تمہیں اسی جگہ پر ملوں گا۔''

www.iqbalkalmati.blogspot.com

شاہ جنات نے اس کی یہ بات مان لی، اب عامر اپنے خیمے میں واپس آیا، نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی، وہ ساری رات اس نے کروٹیں بدلتے گزاری، صبح ہوئی تو اس نے قافلے کو کوچ کا حکم دیا، وہ بڑا پریشان تھا۔

شہر پہنچ کر اس نے جس کا لینا دینا تھا ان سب کا حساب صاف کیا پھر اس نے گھر آ کر اپنی بیوی کو سارا واقعہ سنایا تو وہ رونے لگی اور کہنے لگی:

"میں نہ کہتی تھی تم اپنی اس عادت کی وجہ سے کسی بڑی مصیبت میں پھنس جاؤ گے۔"

بیوی کو روتے دیکھ کر عامر نے اسے تسلی دی اور بولا:

"اب رونے دھونے سے کچھ فائدہ نہیں، جو ہونا تھا وہ ہو چکا، اب میرے پاس ایک ماہ بچا ہے، ٹھیک ایک ماہ بعد میں یہاں سے چلا جاؤں گا۔"

عامر کی بیوی یہ سن کر کہنے لگی:

"میں تو کہتی ہوں وہاں جانے کا خیال ترک کر دو، جب تم وہاں نہیں جاؤ گے تو شاہ جنات خود ہی تھک ہار کر واپس چلا جائے گا۔"

مگر عامر نہ مانا اور اپنی بات پر اڑا رہا کہ میں نے شاہ جنات سے وعدہ کیا ہے، اور وعدے کے مطابق وہاں ضرور جاؤں گا، بیوی نے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اسے سمجھانے کی بڑی کوشش کی، مگر عامر نہ مانا، بیوی تھک ہار کر خاموش ہو گئی، مگر اس نے دل میں ارادہ کر لیا تھا کہ وہ عامر کو واپس نہیں جانے دے گی، اس نے اس کا ذکر اپنی ایک پڑوسن سے کیا، پڑوسن بھی بڑی نیک دل عورت تھی، اس نے مشورہ دیا:

''بہن پریشان نہ ہو تم ایسا کرو امیر حمزہ کے پاس جاؤ، وہ ضرور اس مسئلے کا حل نکال لیں گے، وہ بڑے نیک انسان ہے، انہیں لوگوں کی مدد کر کے خوشی ملتی ہے۔''

پڑوسن کی یہ بات اس کے دل کو بھا گئی، دوسرے دن وہ اپنے خاوند کو بتائے بغیر امیر حمزہ کے پاس گئی، اور انہیں ساری بات بتائی، امیر حمزہ نے عورت کی بات سننے کے بعد ایک ہنکارہ بھرا اور بولے:

''بات تو بڑی پریشانی والی ہے، تمہارے خاوند نے شاہ جنات کے بیٹے کو جان سے مار دیا ہے، اس کا قصاص تو بنتا ہے، اور شاہ جنات قصاص لینے پر تیار نہیں وہ کہتا ہے جان کا بدلہ جان ہے۔''

یہ کہہ کر امیر حمزہ چند لمحوں کے لیے خاموش ہو گئے پھر بولے:

''تم اطمینان سے گھر جاؤ، میں اس کا کوئی نہ کوئی حل تلاش کر لوں گا، میں اس سلسلے میں عامر سے بھی بات کروں گا۔''

www.iqbalkalmati.blogspot.com

امیر حمزہ کی تسلی سے وہ عورت مطمئن ہوگئی اور وہاں سے چلی گئی۔

اب امیر حمزہ سوچنے لگے کہ کیا کیا جائے، عامر نے قتل تو کیا تھا، اور اسے اس کی سزا بھی ملنی چاہیے، امیر حمزہ چاہتے تھے کہ کوئی ایسا حل نکل آئے کہ شاہ جنات کو بھی انصاف مل جائے اور عامر کی بھی جان بچ جائے، مگر فوری طور پر کوئی حل ان کے ذہن میں نہ آسکا۔

دوسرے دن امیر حمزہ عامر سے ملنے کے لیے تشریف لے گئے، عامر نے امیر حمزہ کو دیکھا تو ادب سے اٹھ کھڑا ہوا، امیر حمزہ نے اس سے ساری بات پوچھی تو عامر نے ساری بات سچ سچ بتا دی اور بولا:

"اب میں ٹھیک ایک ماہ بعد اس جنگل کے کنارے جاؤں گا، اور خود کو شاہ جنات کے سامنے پیش کروں گا، پھر وہ جو چاہے میرے ساتھ سلوک کرے، مجھے معاف کر دے یا میری گردن اڑا دے، اگر وہ قصاص لینا چاہے گا تو میں ادا کرنے کے لیے تیار ہوں، مگر مجھے نہیں لگتا کہ وہ قصاص لینے پر تیار ہوگا۔"

امیر حمزہ یہ سن کر بولے:

"تم گھبراؤ نہیں اللہ جلد ہی کوئی سبب پیدا فرما دے گا، جب تم جنگل میں جاؤ تو مجھے اپنے ساتھ لے جانا۔"

عامر انہیں اپنے ساتھ لے جانے پر رضا مند ہوگیا، پھر وہ اپنے

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بچوں کے ساتھ دن گزارنے لگا، جوں جوں دن گزرتے جا رہے تھے، عامر کی پریشانی بڑھتی جا رہی تھی، آخر وہ دن بھی آ گیا جب اسے جنگل کی طرف جانا تھا، اس کی بیوی نے اسے ایک بار پھر روکنے کی کوشش کی، وہ مسلسل روئے جا رہی تھی، بچے بھی رو رہے تھے، عامر کا بھی دل چاہ رہا تھا کہ وہ نہ جائے، مگر اس نے شاہ جنات سے وعدہ کر رکھا تھا۔

وہ بیوی بچوں سے رخصت ہو کر باہر آیا، اتنے میں امیر حمزہ بھی وہاں پہنچ گئے، انہوں نے عامر کے بیوی بچوں کو روتے دیکھا تو انہیں تسلی دیتے ہوئے بولے:

"میں تم سے وعدہ کرتا ہوں، اللہ نے چاہا تو انہیں زندہ لے کر واپس آؤں گا۔"

پھر دونوں نے گھوڑوں پر سوار ہو کر اپنی راہ لی، گھوڑے برق رفتاری سے جنگل کی طرف بڑھتے جا رہے تھے، عامر بہت اداس اور پریشان تھا، اسے اپنی موت سامنے دکھائی دے رہی تھی، اسے اپنے بچوں کی یاد ستانے لگی تھی، وہ سوچنے لگا اس کے بعد اس کے بچے کیا کریں گے۔

امیر حمزہ عامر کے دل کی حالت بھانپ چکے تھے، وہ اسے تسلی دیتے ہوئے بولے:

"عامر تم پریشان نہ ہو میں شاہ جنات سے بات کروں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

گا مجھے امید ہے بہتری کا کوئی راستہ نکل آئے گا۔"

عامر نے امیر حمزہ کی طرف دیکھا، اور ایک گہرا سانس لے کر خاموش ہو گیا، گھوڑے اپنی منزل کی طرف بڑھتے چلے جا رہے تھے، جوں جوں فاصلہ کم ہوتا جا رہا تھا، عامر کا دل بیٹھا جا رہا تھا، وہ جانتا تھا کہ اب اس کی زندگی چند پل باقی رہ گئی ہے، اس کی چھوٹی سی غلطی کی وجہ سے اس کی جان جا رہی ہے۔ اگر وہ احتیاط سے کام لیتا، اپنی بیوی کے مشورے پر عمل کرتا تو آج اسے یہ دن نہ دیکھنا پڑتا، مگر اب تو ہو چکا تھا۔

اس کی ایک غلطی کی وجہ سے شاہ جنات کے بیٹے کی جان چلی گئی تھی، اور اس کے بدلے میں شاہ جنات نے اسے قتل کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا، عامر انہی سوچوں میں غرق تھا کہ وہ جنگل کے اس حصے میں پہنچ گئے، جہاں عامر نے شاہ جنات سے ملنے کا وعدہ کیا تھا۔

اس جگہ پر پہنچ کر دونوں نے اپنے گھوڑے روکے، پھر دونوں گھوڑوں سے نیچے اترے، انہوں نے اپنے گھوڑے درختوں کے ساتھ باندھے اور شاہ جنات کا انتظار کرنے لگے۔

وقت آہستہ آہستہ گزر رہا تھا، مگر شاہ جنات ابھی تک نہیں آیا تھا، عامر کا تو خوف کے مارے برا حال ہو رہا تھا، اس کے ہونٹ خشک ہو رہے تھے، اور وہ بار بار اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیر رہا تھا، اور ساتھ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ساتھ ادھر ادھر بھی دیکھ رہا تھا، مگر شاہ جنات کا دور دور تک کوئی پتہ نہ تھا، جب کافی دیر گزر گئی تو امیر حمزہ نے کہا:

"اب تک تو اسے آ جانا چاہیے تھا۔"

عامر بھی پریشانی سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بولا:

"ہاں آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں، اب تک تو اسے آ جانا چاہیے تھا۔"

وہ پھر انتظار کرنے لگے، اب عامر بے چینی محسوس کرنے لگا، وہ اٹھ کر ادھر ادھر ٹہلنے لگا، وقت گزرتا جا رہا تھا مگر شاہ جنات ابھی تک نہیں آیا تھا، جب شام کے سائے گہرے ہونے لگے تو امیر حمزہ نے کہا:

"میرا خیال ہے کہ اب ہمیں چلنا چاہیے، شاہ جنات اب نہیں آئے گا۔"

اسی لمحے ایک تیز آواز گونجی:

"میں آ گیا ہوں۔"

اس کے ساتھ ہی انہیں سامنے شاہ جنات کھڑا نظر آیا، اس کی آنکھوں میں حیرت تھی، وہ بولا:

"تم تو وعدے کے بڑے پکے نکلے، میرا خیال تھا کہ تم نہیں آؤ گے۔"

عامر نے آگے بڑھ کر کہا:

www.iqbalkalmati.blogspot.com

”میں نے تم سے وعدہ کیا تھا، پھر میں کیسے نہ آتا، میں آ گیا ہوں، اب تم مجھ سے اپنے بیٹے کا انتقام لے سکتے ہو۔“

شاہ جنات حیرت سے عامر کی طرف دیکھ رہا تھا، اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ عامر نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے، وہ آگے بڑھا اور بولا:

”تم ایک نیک انسان ہو، تمہیں قتل کرنے کو میرا دل نہیں کر رہا، مگر میں مجبور ہوں تم نے ناحق میرے بیٹے کو جان سے مار ڈالا۔“

اب امیر حمزہ آگے بڑھے اور بولے:

”اس نے تمہارے بیٹے کو جان بوجھ کر نہیں مارا، یہ ایک اتفاقی حادثہ تھا، کیا تم اسے معاف نہیں کر سکتے۔“

شاہ جنات نے امیر حمزہ کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا:

”آپ کون ہے؟“

”میں امیر حمزہ ہوں۔“

امیر حمزہ نے جواب دیا۔

”اوہ...... آپ، مجھے آپ سے مل کر بڑی خوشی ہوئی۔“

امیر حمزہ نے کہا:

”شاہ جنات میری ایک درخواست ہے۔“

www.iqbalkalmati.blogspot.com

''وہ کیا؟''

شاہ جنات نے پوچھا:

''کیا تم عامر کو معاف نہیں کر سکتے؟''

شاہ جنات خاموش ہو گیا، اس نے ایک گہرا سانس لے کر عامر کی طرف دیکھا اور سر جھکا کر کچھ سوچنے لگا، عامر کا دل دھک دھک کر رہا تھا، اسے اب امید سی بندھ گئی تھی کہ شاید شاہ جنات اسے معاف کر دے، وہ بڑی امید سے شاہ جنات کی طرف دیکھنے لگا، شاہ جنات کسی گہری سوچ میں تھا، امیر حمزہ بھی اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔

جب کافی دیر گزر گئی اور شاہ جنات نے کوئی جواب نہ دیا تو امیر حمزہ نے پوچھا:

''شاہ جنات تم نے کوئی جواب نہیں دیا۔''

شاہ جنات نے چونک کر امیر حمزہ کی طرف دیکھا، اس کی آنکھوں میں آنسو جھلملا رہے تھے، امیر حمزہ یہ دیکھ کر تڑپ اٹھے، یقیناً اسے اپنے بیٹے کی یاد ستا رہی تھی، امیر حمزہ آگے بڑھے اور انہوں نے شاہ جنات کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا۔

شاہ جنات کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گر رہے تھے، یہ دیکھ کر امیر حمزہ بھی پریشان ہو گئے، عامر بھی بے چین ہو گیا تھا، وہ خود کو مجرم

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سمجھ رہا تھا، وہ آگے بڑھ کر بولا:

"شاہ جنات مجھے بڑا افسوس ہے کہ میرے ہاتھوں تمہارا بیٹا ہلاک ہو گیا، یہ سب کچھ میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا تھا، اب تم مجھ سے اپنے بیٹے کا انتقام لے لو۔"

شاہ جنات نے نظریں اٹھا کر عامر کی طرف دیکھا، عامر اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر تڑپ اٹھا، اور ہاتھ جوڑ کر بولا:

"شاہ جنات میں تمہاری آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا، خدا کے لیے تم میری جان لے کر اپنے انتقام کی آگ ٹھنڈی کر لو۔"

شاہ جنات ایک گہرا سانس لے کر رہ گیا، وہ خاموشی سے عامر کی طرف دیکھے جا رہا تھا، پھر وہ آگے بڑھا اور بھرائی ہوئی آواز میں بولا:

"جاؤ میں نے تمہیں معاف کیا، تم ایک نیک انسان ہو، اپنے وعدے کے سچے ہو، میں تم سے اپنا انتقام نہیں لوں گا، تم یہاں سے چلے جاؤ۔"

یہ کہہ کر شاہ جنات وہاں سے غائب ہو گیا، اور عامر کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے، پھر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا، اسے شاہ جنات پر بڑا ترس آ رہا تھا، امیر حمزہ بھی افسردہ تھے، انہوں نے آگے بڑھ کر عامر

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو عامر کی ہچکی بندھ گئی۔

"عامر اب واپس چلو۔"

امیر حمزہ نے اپنے گھوڑے پر سوار ہوتے ہوئے کہا، وہ دونوں اپنے گھوڑوں پر سوار ہوئے اور بصرہ کی طرف روانہ ہو گئے، عامر کی جان بچ گئی تھی، مگر وہ پھر بھی افسردہ اور پریشان تھا، گھوڑے تیزی سے آگے بڑھ رہے تھے۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں: www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

امیر حمزہ اور کانا دیو

امیر حمزہ کسی نئی مہم کی تلاش میں اپنے سفر پر روانہ ہو چکے تھے۔

وہ اپنے سفید گھوڑے پر سوار وادی ظلمات کی طرف سفر کر رہے تھے، جہاں ایک کانے دیو نے تباہی مچا رکھی تھی، وہ دیو کسی دوسرے علاقے سے وہاں آ کر آباد ہو گیا تھا، پہلے تو وہ لوگوں کے ساتھ بڑی اچھی طرح سے پیش آتا تھا، پھر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ وہ لڑاکا اور چڑچڑا ہوتا چلا گیا۔

اب وہ وادی ظلمات کے لوگوں کو تنگ کرنے لگا، وہ بات بات پر ان لوگوں کو سزائیں دیتا تھا، لوگ اس سے تنگ آ گئے تھے، وہ ان پر طرح طرح کے ظلم کرتا، لوگوں نے اس سے چھٹکارا پانے کی بڑی کوشش کی، مگر وہ اس میں ناکام رہے۔

جب کانے دیو کا ظلم حد سے بڑھ گیا تو وادی ظلمات کے چند لوگ ایک رات چپکے سے اپنے گھوڑوں پر سوار ہوئے اور وادی ظلمات سے روانہ ہو گئے، ان کا رخ شہر بصرہ کی طرف تھا، جہاں امیر حمزہ رہتے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تھے، وادی ظلمات کے لوگ اچھی طرح جانتے تھے کہ امیر حمزہ ایک نیک دل انسان ہیں، وہ دکھی انسانوں کے کام آتے ہیں، ان کی مدد کرتے ہیں، اس لیے وہ امیر حمزہ سے مدد لینے کے لیے شہر بصرہ کی طرف جا رہے تھے۔

بصرہ آ کر انہوں نے امیر حمزہ کو اپنے اوپر کیے ہوئے ظلموں کی داستان سنائی تو امیر حمزہ تڑپ اٹھے اور انہوں نے ان کی مدد کرنے کا وعدہ کرلیا۔

اب امیر حمزہ ان کی مدد کے لیے وادی ظلمات کی طرف سفر کر رہے تھے، جو لوگ امیر حمزہ کے پاس مدد کے لیے آئے تھے وہ واپس جا چکے تھے۔

انہیں یقین تھا کہ امیر حمزہ ان کی مدد ضرور کریں گے، اس لیے وہ مطمئن ہو کر واپس چلے گئے تھے، انہوں نے وادی ظلمات میں پہنچ کر لوگوں کو یہ خوشخبری سنائی کہ امیر حمزہ ان کی مدد کے لیے آرہے ہیں، اب وہ بڑی بے چینی سے امیر حمزہ کے آنے کا انتظار کرنے لگے تھے۔

امیر حمزہ تیزی سے وادی ظلمات کی طرف بڑھ رہے تھے، گھوڑا تیزی سے آگے بڑھ رہا تھا، دو دن کے سفر کے بعد امیر حمزہ وادی ظلمات میں پہنچ گئے، امیر حمزہ جب وادی ظلمات میں پہنچے تو لوگوں کو اپنا انتظار کرتے ہوئے پایا۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کانا دیو اس بات سے بے خبر تھا کہ امیر حمزہ اس کی سرکوبی کے لیے وادی ظلمات میں پہنچ چکے ہیں، وہ رات امیر حمزہ نے چپکے سے گزاری، صبح ہوئی تو امیر حمزہ کانے دیو کے ٹھکانے کی طرف روانہ ہو گئے۔

کانا دیو اپنی حویلی میں بڑے ٹھاٹ باٹ سے بیٹھا تھا، اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ اس کی موت دبے پاؤں اس کی طرف بڑھ رہی ہے۔

حویلی کے باہر پہنچ کر امیر حمزہ گھوڑے سے نیچے اترے اور حویلی کی طرف بڑھنے لگے، امیر حمزہ کو حویلی میں کانا دیو کہیں دکھائی نہ دیا، وہ ایک ایک کمرے کو دیکھتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے، امیر حمزہ اسے تلاش کرتے ہوئے ایک کمرے میں پہنچے۔

کانا دیو اپنی حویلی میں مسہری پر آرام کر رہا تھا، کمرہ اس کے خراٹوں سے گونج رہا تھا، امیر حمزہ نے آج تک کسی نہتے اور بے خبر انسان یا حیوان پر حملہ نہیں کیا تھا، وہ سوچنے لگے کہ کیا کریں، ابھی وہ سوچ ہی رہے تھے کہ اسی دوران کانا دیو اٹھ بیٹھا، کانے دیو نے جب امیر حمزہ کو دیکھا تو چونک اٹھا، وہ ہڑبڑا کر مسہری سے نیچے اترا اور بولا:

''تم کون ہو، اور یہاں کیا کر رہے ہو؟''

امیر حمزہ غصے سے آگے بڑھے اور بولے:

''میں امیر حمزہ ہوں اور تمہاری موت بن کر یہاں آیا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہوں۔"

"ہاہا...... ہاہا...... میری موت، تمہاری یہ حسرت تمہارے دل میں ہی رہ جائے گی، تم میرا بال بھی بیکا نہیں کر سکو گے، اب دیکھنا میں تمہارا کیا حال کرتا ہوں۔"

یہ کہہ کر کانا دیو غصے سے آگے بڑھا، اس کی آنکھیں انگاروں کی طرح سرخ ہو رہی تھیں، جسم کانپ رہا تھا، وہ بڑے خونخوار انداز میں آگے بڑھ رہا تھا، امیر حمزہ بے خوف وخطر اپنی جگہ پر کھڑے رہے، ٹس سے مس نہ ہوئے۔ یہ دیکھ کر کانا دیو ٹھٹھک کر رک گیا، اور سوچنے لگا کہ یہ کیسا انسان ہے جو مجھ سے ڈر ہی نہیں رہا۔

وہ بڑے غور سے امیر حمزہ کی طرف دیکھ رہا تھا، پھر وہ آگے بڑھا، اب امیر حمزہ نے اپنی تلوار نیام سے نکالی اور کانے دیو کے حملے کا انتظار کرنے لگے۔

کانا دیو ایک بار پھر ٹھٹھک کر رک گیا، اس کی آنکھوں میں حیرت دوڑ آئی تھی، اب وہ امیر حمزہ پر حملہ کرنے سے ہچکچا رہا تھا، امیر حمزہ نے اسے آگے آنے کا اشارہ کیا، مگر کانا دیو اپنی جگہ سے نہ ہٹا، وہ چپ چاپ وہیں کھڑا رہا۔

اب امیر حمزہ آگے بڑھے، یہ دیکھ کر دیو کو جیسے ہوش سا آ گیا، وہ غراتے ہوئے آگے بڑھا اور گرج دار آواز میں بولا:

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

''میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا، چیونٹی کی طرح مسل کر رکھ دوں گا۔''

یہ کہہ کر اس نے اپنی جگہ سے چھلانگ لگا دی، امیر حمزہ جھکائی دے کر ایک طرف ہو گئے، اور کانا دیو دوڑتا ہوا ان کے پاس سے گزر گیا، پھر جونہی وہ پلٹ کر واپس آیا، امیر حمزہ نے پوری قوت سے اپنی تلوار گھمائی، کانے دیو کے حلق سے ایک خوفناک چیخ نکلی اور اس کا ایک بازو کٹ کر نیچے جا گرا۔

دیو نے یہ دیکھا تو غصے سے بے قابو ہو گیا، وہ زخمی حالت میں امیر حمزہ کی طرف بڑھا، امیر حمزہ نے ایک بار پھر تلوار گھمائی، اس بار انہوں نے اس کا دوسرا بازو کاٹ کر رکھ دیا، دیو زخمی ہو کر نیچے گر گیا۔

امیر حمزہ آگے بڑھے اور ایک ہی وار میں اس کا سر تن سے جدا کر دیا، پھر امیر حمزہ حویلی سے باہر آئے اور وادی ظلمات کے لوگوں کو اس کے مرنے کی خبر سنائی، لوگ یہ سن کر خوشی سے جھوم اٹھے، وہ سب ہی امیر حمزہ کا شکریہ ادا کر رہے تھے، جنہوں نے انہیں اس ظالم کانے دیو سے نجات دلائی۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں: www.iqbalkalmati.blogspot.com